احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر نسیم سیفی

8 محرم 1417ھ

26 ہجرت 1375 ہش

26 مئی 1996ء

جلد 46-81 نمبر 119

اتوار

یوم قدرت ثانیہ نمبر
(27- مئی کے حوالہ سے)

اب آئندہ اللہ نے چاہا تو
امامت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 18 جون 1982ء کو خطبہ میں فرمایا

"میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن ہو سکتا تھا جو آیا اور گزر گیا اور جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گذر گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے۔ اب آئندہ (اللہ نے چاہا تو) (امامت) احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی۔ اور (امامت) احمدیہ (اللہ نے چاہا تو) اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی۔ جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔

تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں، اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔ اور بار بار اپنے دلوں کے خیالات کو الٹتے پلٹتے رہیں کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو جائے نگرانی کا، تو کئی قسم کے کیڑے راہ پا جاتے ہیں۔ کئی قسم کی خرابیاں بیچ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کوئی مقام بھی آخری طور پر اطمینان کا مقام نہیں ہے۔ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک ہم پر راضی ہو، راضی رہے، اور جب ہم مریں تو وہ محبت کی نگاہ ہم پر ڈال رہا ہو۔ نفرت اور غضب کی نگاہ نہ ڈال رہا ہو۔ آمین۔

(الفضل 28 جون 1982ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 6 روپے 50 پیسے

26- ہجرت 1375 ہش — 26 - مئی 1996ء

ایک دوسرے سے ہمدردی

ہماری جماعت کے تسلسل کا بنیادی نقطہ "امامت" ہے۔ امامت ہی کے ذریعے جماعت اکٹھی رہتی ہے۔ یکجان رہتی ہے اور اس کا تسلسل قائم رہتا ہے اور کسی جماعت کے لئے اکٹھے رہنے اور تسلسل قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے آپس کے تعلقات بھی اچھے ہوں۔ جماعت نام ہی اس بات کا ہے کہ سب لوگ اپنے آپ کو ایک دوسرے کا حصہ سمجھیں۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اور ایک دوسرے کا گویا کہ ہاتھ پکڑ کر آگے چل رہے ہوں۔ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بارہا اپنے خطبوں میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارے آپس کے جھگڑے ختم ہونے چاہئیں اور جماعت میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے کی روح کو فروغ ملنا چاہئے۔ جھگڑے گھروں کے ہوں خاندانوں کے ہوں۔ یا ان سے بھی زیادہ پھیلاؤ رکھنے والے ہوں ان سب کو ختم ہونا چاہئے۔ اور ان کے ختم ہونے کی ایک سب سے بہتر صورت جو جماعت کو ہمیشہ سمجھائی جارہی ہے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا ہو ایک دوسرے کی خامیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ان کی درستی کے سامان بھی مہیا کئے جائیں اور نہایت خوش دلی سے ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہوئے سمجھایا جائے کہ کیا کچھ کرنا چاہئے اور کس سے گریز لازم ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے۔ اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی رہتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہروقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش میں رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں۔ بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح میں للّٰہی دل سوزی اور غم خواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔"

حقیقت یہ ہے کہ افراد یا خاندانوں کے آپس میں جھگڑے عام طور پر حقوق کے ہی پیش نظر ہوتے ہیں۔ ہم اپنا حق لینا چاہتے ہیں اور بعض اوقات یہ بھی نہیں سوچتے کہ واقعی یہ ہمارا حق ہے بھی یا نہیں۔ اگر ہم دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھیں اور ان سے ہمدردی کا اظہار کریں تو یقیناً حقوق کی بحث بہت پیچھے رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے آرام و آسائش کی بجائے دوسروں کے آرام و آسائش کی فکر میں رہیں تو نہ صرف ہمارے دل میں محبت کے سوتے پھوٹیں گے بلکہ دوسرے بھی ہم سے محبت کرنے لگیں گے۔ اور جہاں ایک دوسرے سے محبت ہو وہاں لڑائی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور حقوق بھی انسان کو بے قرار نہیں کرتے۔ بے قراری اگر دل میں پیدا ہوتی ہے تو اس لئے کہ دوسرے لوگ تکلیف میں دن گزار رہے ہیں۔ پس اگر ہم حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھیں اور دوسروں کے درد سے بے چین اور بے قرار ہونا سیکھ لیں۔ اور تہ دل سے نہ کہ تکلف اور بناوٹ سے ان کے ساتھ ہمدردی کریں تو یقیناً ہمارے ہر قسم کے جھگڑے نہ صرف مٹ سکتے ہیں بلکہ آئندہ ان کے وجود میں آنے کا امکان ہی نہیں رہتا۔ یہ بات جماعتوں کے تسلسل کے لئے اور ان کے استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ارشاد پر تہ دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دل کی ہر بات کے کہنے کو جگر مانگتا ہوں
بے سلیقہ ہوں سلیقے کا ہنر مانگتا ہوں
میں بھٹک جاؤں نہ منزل کی لگن میں اے دوست
اپنی منزل کے لئے کوئی ڈگر مانگتا ہوں

ابوالاقبال

O

وہ جو تھا اک سوال کی مانند
بن گیا ہے کمال کی مانند
میں نہ پوچھوں گا اس سے بات کوئی
اب وہ ہے میرے حال کی مانند
کُھلتی جاتی ہیں اس کی تعبیریں
خواب بھی ہے خیال کی مانند
پھیلتا جا رہا ہے پیڑ کی طرح
وہ جو تھا اک نہال کی مانند
میرا ہر اک گناہ خوب لگا
ان کے چہرہ کے خال کی مانند
اشک بہنے لگے تو بہتے رہے
موسمِ برشگال کی مانند
میری جھولی میں نیکیاں بھر دیں
ان کے مال و منال کی مانند
ان کو تاروں نے ناامید کیا
دیکھتے تھے جو فال کی مانند
پیر و مرشد کے ساتھ چلتا ہوں
اس کی اپنی ہی چال کی مانند
میری آواز بن گئی جادو
ان کے سُرِ اور تال کی مانند
چوکڑی بھر رہے ہیں صحرا میں
شعر میرے، غزال کی مانند
لوگ پھر جا رہے ہیں جلسہ پر
دن کٹے سال سال کی مانند
میرا دل بھی نسیم روشن ہے
ان کے حسن و جمال کی مانند

نسیم سیفی

اعلان تعطیل

مورخہ 27 اور 28 مئی 1996ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا ان دنوں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا بلند مقام

تحریرات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تحریرات میں اپنے مخلص اور جاں نثار خدام میں سے سب سے بڑھ کر جس مبارک وجود کو تعریفی کلمات سے نوازا وہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول ہیں جن کا ذکر آپ نے نہ صرف اپنی کتابوں میں فرمایا ہے بلکہ اپنے اشتہاروں، نجی خطوط اور تقاریر میں بھی آپ کے بلند مقام اور علّو مرتبت کا بڑی کثرت سے تذکرہ فرمایا ہے اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نوردین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ (دین حق) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ اپنی کتاب آسمانی فیصلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں غور سے پڑھنا چاہئے۔ تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراح صدر و صدق قدم و یقین کامل عطا کیا گیا ہے اور وہ فقرات یہ ہیں "عالی جناب مرزا جی مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو' اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آب پاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محب انسان) چاہتا ہے کہ اسی کام میں کام آوے" (-) حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال و عزت اور جاں فشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔"

"نشان آسمانی" میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تحریر فرمایا۔

"مولوی حکیم نوردین اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی (دین حق) میں عجیب شان رکھتے ہیں۔ کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولا میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے (-) اور جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے اس کی نظیر اب تک میرے پاس نہیں (-) خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس (جماعت) میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ثم آمین۔

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

ازالہ اوہام میں حضرت مولوی صاحب کی خدمات دینیہ جاں نثاری۔ راستبازی اور جذبہ اخلاص و فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اور لوگ بھی آپ کے نمونہ پر چلیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں اس کی کوئی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جاں نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے (دین حق) (-) کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے (-) مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں۔"

"آئینہ کمالات (-)" میں حضرت مولوی صاحب کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"آپ ایک بے مثال وجود ہیں جس کے ایک ایک لحہ سے انوار کی نہریں بہتی اور ایک ایک رشحہ سے فکروں کے مشرب پھوٹتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ خیر الواہبین ہے۔ آپ نخبتہ المتکلّمین اور زبدۃ المؤلفین ہیں۔ لوگ آپ کے آب زلال سے پیتے اور آپ کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں آپ ابرار و اخیار اور (ایمان والوں) کا فخر ہیں (-) آپ نہایت ذکی الذہن۔ حدید الفؤاد فصیح اللسان۔ نخبتہ الابرار اور زبدۃ الاخیار ہیں آپ کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے۔ امیدیں آپ کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں پس آپ خدام دین کے سردار ہیں اور میں آپ پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں۔ (-)

میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں آپ کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں جب آپ سے سوال کیا جاتا ہے تو بلا توقف پورا کرتے ہیں اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو آپ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آپ کا دل سلیم، خلق عظیم اور کرم ابر کثیر کی طرح ہے آپ کی صحبت بدحالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے اور آپ کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہوتا ہے (-)

موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے، ان دوستوں میں سے ہیں، جنہوں نے میری بیعت کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خالص کر دیا ہے۔ اور جنہوں نے اس بات پر عہد بیعت باندھا کہ وہ خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہ کریں گے۔ میں نے آپ کو ان لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہدوں کی محافظت کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ اس پُر شر زمانہ میں اس ماء المعین کی طرح ہیں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے جس طرح ان کے دل میں (کلام الٰہی) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ایسی محبت میں اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا۔ آپ (کلام الٰہی) کے عاشق ہیں اور آپ کے چہرہ پر آیات مبین کی محبت ٹپکتی ہے آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں پس آپ ان نوروں کے ساتھ (کلام الٰہی) کے وہ دقائق دکھاتے ہیں جو نہایت بعیدہ پوشیدہ ہوتے ہیں آپ کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ خیر الرازقین ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و بصارت والے ہیں (-) اور آسمان روحانیت میں روشن آفتاب کی طرح ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ ان سطحی راؤں سے خوش نہیں ہوتا جن کا منبت اونچی زمین ہے نہ نیچی زمین۔ بلکہ اس کا فہم ان دقیق الماخذ مخفی اسرار کی طرف پہنچتا ہے جو گہری زمین میں ہوتے ہیں (-) اور وہ ان لوگوں میں ہے جو توفیق دیئے جاتے ہیں اور سب حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ اس کی عمر و صحت و ثروت میں برکت دے اور مجھے ایسے اوقات عطا کرے جن میں وہ دعائیں قبول ہوں جو اس کے اور اس کے خاندان کے لئے کروں اور میری فراست گواہی دیتی ہے کہ یہ استجابت ایک محقق امر ہے نہ ظنی۔ اور میں ہر روز امیدواروں میں سے ہوں۔ خدا کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور (کلام الٰہی) کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں۔ میں اس کے علم و حلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں مجھے علم نہیں کہ ان دونوں میں سے کونسا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اس کو محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو بھی اس کے ساتھ ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم فرما۔ اے ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔ تمام تعریف اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ وہی دنیا و آخرت میں میرا والی ہے اسی کے کلام نے مجھ بلوایا ہے اور اسی کے ہاتھ نے مجھے ہلایا ہے سو میں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اشارے اور القاء سے لکھا ہے۔ (ترجمہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مولوی صاحب کے بارے میں سرّ الخلافہ میں تحریر فرمایا۔ (ترجمہ از عربی)

"میرے دوستوں میں سے ایک دوست سب سے محبوب اور میرے محبوں میں سب سے زیادہ مخلص فاضل۔ علامہ۔ عالم رموز کتاب مبین عارف علوم الحکم والدّین ہیں جن کا نام اپنی صفات کی طرح مولوی حکیم نورالدین ہے"

ضرورۃ الامام میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت میں اور میرے بیعت کردہ بندگان خدا میں ایک مرد ہیں جو جلیل الشان فاضل ہیں اور وہ مولوی حکیم حافظ (-) نورالدین صاحب ہیں جو گویا تمام جہان کی تفسیریں اپنے پاس رکھتے ہیں اور ایسا ہی ان کے دل میں ہزارہا (کلام الٰہی کے معارف) کا ذخیرہ ہے۔

اسی طرح اپنی کتاب حمامتہ البشریٰ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ عربی)

میرے سب دوست متقی لیکن ان سب سے قوی بصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ تر نرم اور حلیم اور اکمل الایمان (-) اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور ثبات والا ایک مبارک شخص بزرگ۔ متقی۔ عالم۔ صالح فقیہہ اور جلیل القدر (-) اور عظیم الشان حاذق حکیم (-) حافظ (کلام الٰہی) قوم کا قریشی نسب کا فاروقی ہے جس کا نام نامی مع لقب گرامی حکیم نورالدین بھیروی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین دنیا میں بڑا اجر دے اور صدق وصفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اول نمبر پر ہے اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور

باقی صفحہ 18 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل قادیان 30-مارچ 1914ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی وفات پر اخبارات کی آراء

قطع نظر اپنے مختص الفرقہ بعض خاص معتقدات کے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حکیم صاحب ایک نہایت بلند پایہ عالم عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف و مرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تعلم میں صرف ہوتا تھا۔ اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کا انتقال واقعی سخت رنج وملال کے قابل ہے۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ 18-مارچ 1914ء)

نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ مولوی نور الدین صاحب جو بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے (امام) بلحاظ علم و فضل (-) مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ افتخار تھے۔ کچھ عرصہ کی علالت کے بعد 13- مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابل فرزند ہندوستان (-) میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا۔

(کشمیری میگزین 21 مارچ 1914ء)

گو اصولاً ہمارے وان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی نہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد۔ ایماندار و نیک آدمی تھے۔ علاوہ بریں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت (دین) کا بڑا درد اور (کلام الہی) کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی۔ اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سر انجام دیتے رہے۔

(مسافر آگرہ 20 مارچ 1914ء)

احمدی سلسلہ میں یہ (امام جماعت) اور عام طور سے (-) اپنے تبحر علمی اور زہد و اتقاء کی خوبیوں سے نہایت محترم اور (دین) کے محاسن اور اس کی اشاعت میں کوشاں تھے۔ ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے موقعے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی۔ جس میں انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا۔ اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے۔ جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے۔ اور ان کی زندگی اسلاف کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف مذہبی پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کی طبیعت بھی تھی۔ اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔

(مشرق 17 مارچ 1914ء)

آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے۔ مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی (کلام الہی) کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔

(بھارت 20 مارچ 1914ء)

احمدی جماعت کے (امام) مولوی حکیم نور الدین صاحب نے جو ایک تبحر عالم اور جید فاضل تھے۔ کئی مہینے کی مسلسل علالت کے بعد جمعہ المبارک کے دن ٹھیک پونے دو بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا (-) ہمیں اپنے احمدی دوستوں سے اس قومی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو صبر عطا فرمائے۔

(افغان 19 مارچ 1914ء)

مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم و فضیلت و علمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے۔ علم سے ان کو عشق تھا۔ اور فراہمی کتب کا خاص شوق۔ ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور ہے۔ مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گزرا۔ اور آخری حصہ قادیان میں۔

(وطن 20 مارچ)

آپ جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد و اتقاء کے لحاظ سے مرزائی جماعت کے لئے تو واقعی ایک پاکباز اور ستودہ صفات (امام) تھے۔ لیکن اگر ان کے مرزائیانہ مذہبی عقائد کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے۔ تو بھی وہ ہندوستان (-) میں بے شک ایک عالم تبحر و جید فاضل تھے۔ کلام اللہ سے آپ کو جو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا۔ اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف (کلام الہی) کے حقائق و معارف آشکارا فرمانے میں گزارا۔ بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا عمل کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ حکمت میں آپ کو خاص دستگاہ تھی (دین) کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے۔ بہرحال آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر (-) بھی کچھ کم افسوسناک نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(میونسپل گزٹ 19 مارچ 1914ء)

آپ فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے۔ آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا۔ اور ان کے علم اور بردباری کا عام شہرہ تھا۔ ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے۔

(وکیل 18-مارچ 1914ء)

حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا ذاتی تعارف ہی نہیں بلکہ ایک عرصہ تک ہم اور حکیم صاحب جموں میں ایک ساتھ رہے ہیں یہاں تک تعلق بڑھا ہوا تھا کہ حکیم صاحب شام کا کھانا ہر روز آندھی آئے یا مینہ۔ ہمارے مکان پر آ کے کھایا کرتے تھے۔ مغرب کی اور عشاء کی (عبادت) ہم ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ طبیعت میں مذاق بہت تھا۔ نیک دل اور مخیر تھے۔ صورت شکل وجیہ تھی۔ رنگ گندمی تھی۔ قد لمبا تھا داڑھی اس قدر گھنی تھی کہ آنکھوں کے حلقوں تک داڑھی کے بال پہنچے ہوئے تھے۔ جموں میں ان کے ماتحت مدرسے اور شفاخانے تھے۔ جن کا انتظام وہ نہایت عمدگی اور نیک نیتی سے کرتے تھے اس وقت حکیم فدا محمد خان صاحب مرحوم مہاراجہ رنبیر سنگھ کے طبیب خاص تھے۔ اس عہدے میں گویا حکیم نور الدین صاحب ان کی ماتحتی میں بھی کام کیا کرتے تھے۔ حکیم صاحب موصوف کو دوسو یا اڑھائی سو روپے کی تنخواہ ملتی تھی۔ آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر خرچ کر دیا کرتے تھے بہت سے طلباء آپ کے ساتھ رہتے تھے نہ صرف ان کی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انہیں دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانمان اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ شیخ عبداللہ صاحب پلیڈر علی گڑھ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پروردہ اور (موحد) کئے ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے۔ حکیم صاحب نے انہیں موحد بھی کیا اور پڑھایا لکھایا بھی۔ یہاں تک کہ علی گڑھ کی تعلیم کا خرچ بھی آپ برابر اٹھاتے رہے۔ غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے ایک طلباء کی پرورش اور تعلیم دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپ کی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے آپ سے آپ کے عملہ کے آدمی بہت خوش تھے کبھی کسی کو آپ سے وجہ شکایت نہیں پیدا ہوئی آپ کی دینی علوم کی مہارت اور عربی قابلیت مسلم تھی۔ آپ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد طلباء کو بخاری و مسلم کا سبق بھی دیا کرتے تھے آپ کی واقفیت مذہبی بہت بڑھی ہوئی تھی۔

(کرزن گزٹ 23-مارچ 1914ء)

نجات کی فلاسفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی محبت کی آگ میں پڑ کر ایسے اپنی ہستی سے دور ہو جاتے ہیں کہ جیسا کہ لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی صورت ہی اختیار کر لیتا ہے۔ مگر در حقیقت وہ آگ نہیں ہے۔ لوہا ہے۔ اور جیسا کہ خدا کی تجلیات سے اس کے عاشقوں میں ایک حیرت نما تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ایسا ہی خدا بھی ان کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا غیر متبدل اور ہر ایک تبدیلی سے پاک ہے۔ مگر ان کے لئے وہ ایسے عجائب کام دکھلاتا ہے کہ گویا وہ ایک نیا خدا ہے۔ وہ خدا نہیں ہے جو عام لوگوں کا خدا ہے۔ کیونکہ جس قدر خدا کے راست باز بندے اپنے پاک اعمال اور صدق و صفا کے ساتھ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی پہلی ہستی سے مر جاتے ہیں۔ خدا بھی ان کی طرف اکرام اور نصرت کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی نصرت اور حمایت اور غیرت کو ان کے لئے ایسے طور سے دکھاتا ہے کہ وہ معمولی طور پر نہیں بلکہ وہ نصرت خارق عادت طور پر ہوتی ہے۔

یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے۔ اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہئے۔ کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیوں کر مورد عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچہ کو بھی جس سے تم بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبت ہے ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے کیوں کر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اسی قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ در حقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت کو چھوڑ دے اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد الباسط شاہد

عالم بے بدل حضرت مولانا نورالدین

حضرت مولانا نور الدین کی والدہ محترمہ نور بخت صاحبہ اپنے گاؤں کھانہ تحصیل پنڈدادنخاں میں بچوں کو کلام الہی اور فقہ کی ابتدائی تعلیم دیا کرتی تھیں اس طرح حضرت مولانا صاحب ماں کی گود میں پیدائش سے بھی پہلے علم حقیقی کے سرچشمہ کی آواز سے مانوس تھے۔ ابتدائی سبق تو ہر بچہ اپنی ماں سے ہی حاصل کرتا ہے لیکن کیا ہی خوش نصیب وہ بچہ تھا جسے آیات و حکمت کی لوری ملتی تھی آپ کے والد بزرگوار حضرت حافظ غلام رسول صاحب بھی علم کے دلدادہ اور کلام پاک کے شیدائی تھے اس سستے زمانہ میں ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے اشاعت کلام الہی کے جذبہ کی تسکین کیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا نورالدین کی سعادت' خوش بختی اس سے بھی ظاہر ہے کہ آپ خود بھی حافظ کلام پاک تھے اور آپ کے اجداد میں گیارہ پشت تک سب برابر حفاظ تھے۔

حضرت مولانا کے والد بزرگوار کی علم دوستی اور علم کی قدر کا اندازہ اس ایک بات سے ہی ہو سکتا ہے کہ آپ کے زمانہ کے ایک مشہور عالم کو جذام (کوڑھ) کی تکلیف ہو گئی تھی اس کے باوجود انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو اس کے پاس پڑھنے کے لئے بھجوانا شروع کیا۔ بعض خیر خواہوں کے روکنے پر کہ آپ کا خوبصورت بچہ ہے اس بیمار کے پاس جانے سے بیمار نہ ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ اس عالم جتنا علم حاصل کر کے بچہ کوڑھی بھی ہو جائے تو گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ حضرت مولانا صاحب جب اپنے علاقہ کے علماء سے تحصیل علم کے بعد ہندوستان کے مشہور علماء کی درسگاہ سے استفادہ کے لئے سفر پر جانے لگے تو آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ اتنی دور جا کر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرہ بھی تعلق نہ رہے اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا"

اپنے علاقہ کے علماء سے استفادہ کرنے کے بعد حضرت مولانا اس زمانہ کے مشہور علمی مرکز لاہور گئے اور وہاں کے مشہور علماء سے کسب فیض کیا اس کے بعد آپ مزید علوم حاصل کرنے کے لئے رامپور تشریف لے گئے۔ رامپور میں کثرت مطالعہ کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے۔ علاج کی غرض سے کسی اچھے طبیب کے متعلق تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ ہندوستان میں سب سے بڑے طبیب حکیم علی حسین صاحب لکھنوی ہیں۔ آپ علاج سے زیادہ ان سے طب کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے۔ حکیم صاحب کی مجلس میں پہنچنے اور حکیم صاحب کو پڑھانے پر آمادہ کرنے کے لئے جو واقعات حضرت مولانا نے بیان کئے ہیں وہ نہایت دلچسپ اور بار بار پڑھنے کے قابل ہیں تاہم اس مضمون کی طوالت کے پیش نظر یہاں بیان نہیں کئے جا رہے۔

حضرت مولانا صاحب نے کس ذوق و شوق اور توجہ سے علم حاصل کیا اس کو بیان کرنے کے لئے صرف یہ ایک واقعہ ہی کافی ہے جو آپ کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

"ایک دفعہ میں اچھے استاد کی تلاش میں وطن سے دور چلا گیا۔ تین دن کا بھوکا تھا مگر کسی سے سوال نہ کیا۔ میں مغرب کے وقت ایک (خانہ خدا) میں چلا گیا مگر وہاں کسی نے مجھے نہیں پوچھا اور نماز پڑھ کر سب چلے گئے۔ جب میں اکیلا تھا تو مجھے باہر سے آواز آئی نور الدین۔ نور الدین یہ کھانا آ کر جلد پکڑ لو۔ میں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پر تکلف کھانا تھا میں نے پکڑ لیا۔ میں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے کیونکہ مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے خوب کھایا اور پھر برتن ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب میں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بھجوایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا"

تحصیل علم کے ساتھ ساتھ آپ کو علمی کتب سے غیر معمولی دلچسپی اور لگاؤ تھا اور علمی کتب دور دور سے بڑے شوق سے بہ صرف زر کثیر منگواتے۔ آپ کے پاس اچھی کتب کا ایک ذخیرہ تھا جس میں سے معتدبہ حصہ آپ قادیان بھی ساتھ لائے اور جس میں سے اکثر کتب اب بھی۔ ہماری مرکزی لائبریریوں میں موجود ہیں علمی کتب کے حصول کے لئے آپ کے شوق وجذبہ کا اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دفعہ آپ بمبئی تشریف لے گئے وہاں آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی "الفوز الکبیر" یہاں پچاس روپے میں مل سکتی ہے آپ نے فوراً پچاس روپے میں وہ کتاب حاصل کر لی اور کتاب لے کر چلنے لگے تو کتاب دینے والے نے کہا آپ اس قدر جلدی کیوں کھڑے ہو گئے حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں۔

"میں نے کہا بیع شرعی میں ایک مختلف مسئلہ ہے حنفیہ تفارق قولی کے قائل ہیں اور محدثین تفارق جسمی کے قائل ہیں میں چاہتا ہوں احتیاطاً دونوں کے موافق بیع صحیح اور قوی ہو جائے"

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ "الفوز الکبیر" علم اصول تفسیر کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے اور اس زمانے کے لحاظ سے اس کی قیمت چند پیسوں سے زائد نہ ہوگی۔

آپ کی سوانح میں اس قسم کا ایک اور دلچسپ واقعہ بھی ہے کہ ایک دفعہ آپ کو تاریخ ابن خلدون خریدنے کا خیال آیا۔ مگر اس کی قیمت آپ کی استطاعت سے بہت زیادہ تھی اور تاجر قسطوں میں قیمت وصول کرنے پر تیار نہیں تھا اس لئے آپ وہ کتاب حاصل نہ کر سکے تاہم چند دنوں کے بعد آپ مطب میں گئے تو وہ کتاب وہاں پڑی ہوئی تھی۔ آپ پتہ کرتے رہے کہ یہ کتاب یہاں کیسے آئی ہے آخر پتہ چلا کہ کوئی سکھ مریض یہاں چھوڑ گیا تھا اس سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ آپ نے اس کتاب کا ذکر بہت شوق سے کیا تھا اس لئے میں یہ کتاب خرید کر یہاں رکھ گیا تھا اور اس کی قیمت فلاں امیر سے لے لی تھی کیونکہ اس کا حکم ہے کہ آپ کی کوئی بھی ضرورت ہو وہ فوراً پوری کر دی جایا کرے۔ حضرت مولانا صاحب نے اس امیر کو اس کا روپیہ واپس لوٹا دیا مگر اس نے اس پر آپ کے بھائی صاحب کے پاس گلہ کیا کہ ہم نے تو نذرانہ پیش کیا تھا مگر انہوں نے واپس کر دیا .... نادر کتابوں کے حصول کے شوق کی وجہ سے آپ نایاب کتب نقل کروانے کا اہتمام بھی فرماتے تھے۔ حضرت مولوی غلام نبی مصری صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحب نے مجھے نور الحسن خاں صاحب خلف نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانہ سے تفسیر شوکانی نقل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ کتاب میں نے ایک سال میں نقل کی۔ یہ کتاب چھ جلدوں میں تھی .... 1902ء میں حضرت صاحب نے لائبریری جامعہ ازہر اور گورنمنٹ مصر کی لائبریری سے کتاب شفاء العلیل فی مسائل القضاء و القدر و التعلیل" مصنفہ ابن قیم نقل کرنے کے لئے بھیجا۔ اس کتاب کی ضخامت سات آٹھ سو صفحات ہو گی۔ ڈیڑھ سال میں یہ کتاب نقل ہوئی اس کے علاوہ ایک اور کتاب ھمع الھوامع۔ ...... مصنفہ امام سیوطی بھی نقل کر کے آپ کی خدمت میں بھیجا کرتا تھا یہ کتاب سات سو صفحات پر مشتمل تھی" اس طرح آپ کی لائبریری نادر کتب کا ایک ایسا قابل قدر مجموعہ تھا جس سے اس زمانہ کے مشاہیر سرسید اور مولانا شبلی نعمانی نے بھی استفادہ کیا

(اخبار البدر 6 مئی 1909ء)

ہندوستان کی مشہور درسگاہوں اور اس زمانہ کے جید علماء سے تحصیل علم کے بعد آپ نے یمن اور پھر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے منتخب علماء سے علم حاصل کیا۔ آپ جہاں بھی تشریف لے گئے خدا تعالیٰ نے تحصیل علم کی تمام سہولتیں آپ کے لئے مہیا فرمائیں اور آپ کی سوانح سے اس قول کی حقیقت و عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ کی گوناں گوں خوبیوں اور غیر معمولی صفات و خصوصیات کی وجہ سے آپ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور بارہا اپنی کتب۔ ملفوظات اور خطوط وغیرہ میں آپ کی تعریف فرماتے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

اسی طرح ایک اور جگہ آپ نے حضرت مولانا صاحب کے متعلق فرمایا "...... میں اس کے علم اور حلم کو دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کونسا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ تقریر و تحریر دونوں میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ کی نہایت بلند پایہ علمی تصانیف کی تعداد 20 ہے جو بالعموم کلام الہی کی اچھوتی تشریح اور مخالفوں کے اعتراضات کے نہایت مسکت و مکمل علمی جوابوں پر مشتمل ہیں۔ آپ کے روزمرہ کے مشاغل درس و تدریس اور مریضوں اور دوسرے حاجت مندوں کی امداد کی وجہ سے آپ کو تصنیف کا زیادہ موقع نہیں ملا ورنہ آپ کی کتب کی تعداد اس سے بھی کہیں زیادہ ہوتی۔ آپ کے شاگردوں کے ذریعہ جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے اور جن میں سے ایک شاگرد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ..... بھی تھے آپ کا علم ایک صدقہ جاریہ کے طور پر ہمیشہ مفید و نافع الناس رہے گا۔

آپ کی (1914ء میں) وفات حسرت آیات پر ملکی و قومی پریس نے آپ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا مثلاً اخبار زمیندار نے حضرت مولوی صاحب کی وفات پر اپنے ایک اداریہ میں لکھا۔

"..... مولانا حکیم نور الدین کی شخصیت و قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔ افسوس ہے کہ آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ ہمیں اس حادثہ الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سر پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے۔ دلی ہمدردی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین مولوی حکیم نور الدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے عقیدت مندوں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

کشمیری میگزین جو مشہور صحافی و مورخ منشی محمد دین فوق کی ادارت میں شائع ہوتا تھا حضرت مولوی صاحب کی وفات پر رقمطراز ہے۔

"نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ حاجی مولوی نور الدین صاحب جو بلحاظ عقائد......... بلحاظ علم و فضل۔ کے مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید
موٹر ورکشاپ

نیو رسول روڈ نزد کوئیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین

پروپرائیٹرز: عبدالرشید
عبدالقدوس

فون
دوکان: 0456-3392 P.P
گھر: 0456-501016

موبل آئل، گریس، سی آئل
گیئر آئل معیار اور مقدار کے ضامن
بیڈفورڈ راکٹ، میسی، فیٹ ٹریکٹر
ٹائی لکس، کرولا کے سپیئر پارٹس
بازار سے بارعایت نرخوں پر
دستیاب ہیں

افضل آٹو موبائیلز

فون دوکان 24

پروپرائیٹرز: اقبال احمد، ریاض احمد
افتخار احمد، رشید احمد
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ
سیالکوٹ

سرمہ طفیل

کورس 3 شیشی قیمت 13/-
مریض کی نبض دیکھ کر
مرض بتائی جاتی ہے

عرق نور

معدہ کیلئے مفید
قیمت 20/-

حکیم محمد طفیل ع/
کوشٹہ کلانقد - ربوہ
فون: 704

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز
ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدتے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

21 - ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

SUZUKI // سوزوکی

ڈیلرز، سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینئن جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے

منیر آٹوز
جسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان
نصیر آٹوز

فون: دفتر: 72960
73497
دوکان 32971
فیکس 92-061-520882

مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج — **اکسیر اٹھراء**

اولاد نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا — **گھر کا چراغ**

گیس، بدہضمی ودیگر امراض معدہ کی ایک مؤثر دوا — **تریاقِ معدہ**

علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون: 04524-777

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں

نیو راحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس

پروپرائیٹر: چوہدری غلام احمد اینڈ سنز
اکبر بازار شیخوپورہ

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمیر ایسوسی ایٹس

وڈ ایج پلازا - ایف 10 مرکز اسلام آباد

فون دفتر: 051-291578
051-291579

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

BTC

MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

Tel.	Off.	:	0432 - 593756
	Fac	:	0432 - 267115
	Resd.	:	0432 - 67087 - 65197
	Fax	:	0432 - 592086
	Telex	:	46434 **BILLOO PK**
	Cable	:	**BILLOO, SIALKOT**

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور
اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش • اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ
• الیکٹرک ورکس • الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کیلئے
رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹوموبائیل انجینئرز

فون 840445

عنایت بازار
اوجڑی کیمپ مری روڈ
راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد 13 مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابل فرزند ہندوستان میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا"

اخبار مسافر آگرہ آپ کی دو نمایاں خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

گو اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی اور قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ نہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہو گا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے۔ علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت (دین) کا بڑا درد اور (کلام الٰہی) پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے۔

(21 مارچ 1914ء)

اخبار مشرق نے آپ کو بجا طور پر سچے خدا پرست اور اعلیٰ درجہ کے طبیب قرار دیتے ہوئے تحریر کیا۔ احمدی سلسلہ میں...... اپنے تبحر علمی اور زہد و اتقاء کی خوبیوں سے نہایت محترم اور (دین حق) کے محاسن اور ان کی اشاعت میں کوشاں تھے۔ ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے مواقع آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے اور ان کی زندگی ...... پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔

(17 مارچ 1914ء)

بھارت نامی اخبار نے مختصر مگر جچے تلے الفاظ میں آپ کو اس طرح خراج تحسین پیش کیا۔ آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے۔ مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی کلام الٰہی کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔

(20 مارچ 1914ء)

اخبار وطن نے حضرت مولوی صاحب کے شوق علم کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم و فضیلت و علمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے علم سے ان کو عشق تھا اور فراہمی کتب کا خاص شوق۔ ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور ہے مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گزارا اور آخری حصہ قادیان میں"

(20 مارچ 1914ء)

میونسپل گزٹ نے اپنی 19 مارچ 1914ء کی اشاعت میں آپ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔

".... جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد و اتقاء کے لحاظ سے .... جماعت کے لئے تو واقعی ایک پاکباز ستودہ صفات (۔) تھے لیکن اگر ان کے ...... مذہبی عقائد کو نظرانداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان کے (۔) ایک عالم متبحر وجید فاضل تھے۔ کلام اللہ سے آپ کو جو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہو گا۔ اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف (کلام الٰہی) کے حقائق و معارف آشکار فرمانے میں گزارا بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ حکمت میں آپ کو خاص دستگاہ تھی (۔) آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کتابیں لکھیں اور معترفین کو دندان شکن جواب دیئے.........."

اس زمانہ کے ایک مشہور اخبار وکیل نے بھی بہت اچھے پیرایہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"آپ" فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین تھے آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے حلم و بردباری کا عام شہرہ تھا۔ ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے"

کرزن گزٹ نے ایک مفصل اداریہ میں آپ کی خوبیوں اور علمی مذاق کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

"........ حکیم صاحب موصوف کو دو سو یا اڑھائی سو روپے تنخواہ ملتی تھی بعد ازاں مستقل اعلیٰ طبیب ہو گئے اور آپ کو چھ سو سے سات سو تک اخیر دم تک تنخواہ ملتی رہی۔ آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے۔ بہت سے طلباء آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ نہ صرف ان کی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انہیں دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ شیخ عبداللہ صاحب پلیڈر علی گڑھ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پروردہ (۔) تھے۔ شیخ صاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے حکیم صاحب نے انہیں (۔) پڑھایا لکھایا بھی۔ یہاں تک کہ علی گڑھ کی تعلیم کا خرچ بھی آپ برابر اٹھاتے رہے غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے۔ ایک طلبا کی پرورش اور تعلیم۔ دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپ کی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے.......... آپ کی دینی علوم کی مہارت اور عربی قابلیت مسلم تھی۔ آپ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد طلباء کو بخاری و مسلم کا سبق بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کی واقفیت مذہبی بہت بڑھی ہوئی تھی۔

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے بھی آپ کو بلند پایہ عالم و عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"...... حکیم صاحب ایک نہایت بلند پایہ عالم و عامل و اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف و مرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تعلم میں صرف ہوتا تھا اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے اس لحاظ سے (آپ) کا انتقال واقعی سخت رنج وملال کے قابل ہے۔

رسالہ البلاغ نے "الوداع اے نور الدین" کے عنوان سے اپنے ایک مفصل تعزیتی اداریہ میں لکھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تحریک احمدیہ کے کارواں سالار و حقائق معنوی کے نباض حکیم نور الدین کی قلمی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد و تورع کے علمی مظاہر کا گنجینہ تھی۔ اب ہم میں نہیں ہے۔ معارف دینیہ اور حقائق طیبہ کے ساتھ ایک پر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحف آسمانی سے عام انسانوں پر محیط تھا۔ نور الدین کو ایک ایسی اوج نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوع انسانی کے جذبات کا طلسم سر آشکار ہو جاتا ہے........ اس کے حکیمانہ تجسس نے کمال تورع کے ساتھ مل کر لطائف سپہری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی اور حکمت ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطح علمیت پر فائز ہو گیا تھا.....

(جولائی 1914ء)

مشہور ماہر تعلیم اور رہنما سرسید سے جب کسی نے پوچھا کہ جاہل علم حاصل کر کے عالم بن جاتا ہے۔ عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ "وہ نور الدین بن جاتا ہے"

(بدر 6 مئی 1909ء)

اس زمانہ کے علماء نے جن میں علامہ اقبال بھی شامل تھے آپ سے استفادہ کیا۔ مشہور مسلم مشنری علامہ حسن علی نے حضرت مولانا صاحب کی انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر سننے کے بعد کہا۔

"مجھ کو فخر ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتنے بڑے عالم ...... کو دیکھا اور (ہمارے) لئے جائے فخر ہے کہ ہمارے درمیان اس زمانہ میں ایک ایسا عالم موجود ہے"۔

ارشادات حضرت بانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہو گا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بد قسمتی ہو گی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ (دین حق) تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہو گی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

میں جب (دین حق) کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو (دین حق) کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پابگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے (دین حق) کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں اور سنسکرت بھی پڑھیں تاکہ ویدوں کو پڑھ کر ان کی اصلیت ظاہر کر سکیں۔ اس وقت تک وید گویا مخفی پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی ان کا مستند ترجمہ نہیں۔ اگر کوئی کمیٹی ترجمہ کر کے صاد کر دے تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ (دین حق) کو ان لوگوں اور قوموں میں پہنچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہیں اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قوموں میں تم اسے پہنچانا چاہو ان کی زبانوں کی پوری واقفیت ہو۔ ان کی زبانوں کی واقفیت نہ ہو اور ان کی کتابوں کو پڑھ نہ لیا جاوے تو مخالف پورے طور پر عاجز نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

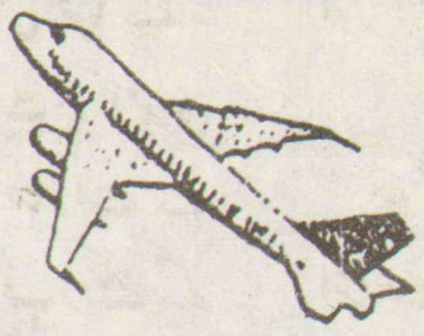

دنیائے سفر میں

آپ کے ہم سفر

ANAM TRAVELS
&
ANAM MONEY CHANGERS

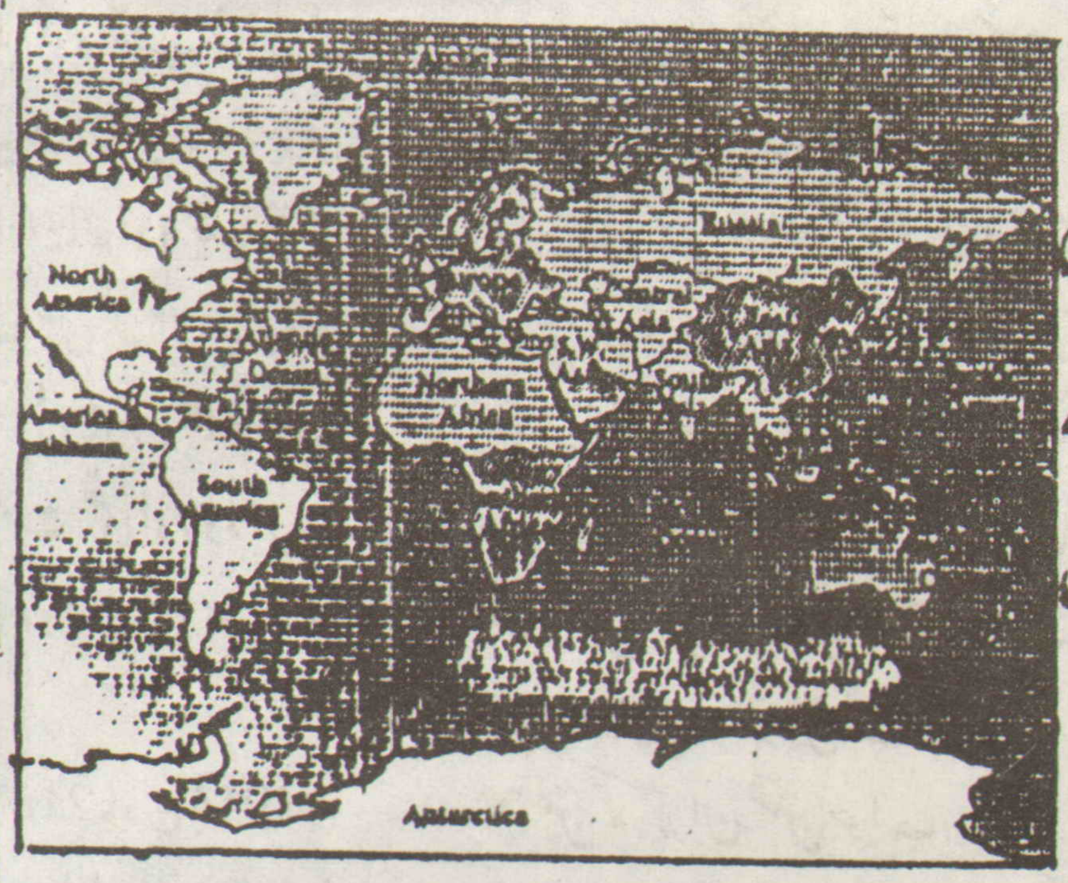

ملکی اور غیر ملکی ایرلائنوں کے ٹکٹوں

ویزہ کی معلومات اور کرنسی کے

لین دین کے لیئے ہماری خدمات

سے استفادہ حاصل کریں۔

IATA

ANAM MONEY CHANGER

14-D Feroze Centre, Fazal-ul-Haq Road, Blue Area, ISLAMABAD

Tel: 210341, 210342, 221121, 812145 Fax: 219779

رنگ گورا کیجئے

کیل، داغ، دھبے، کھجلی، دور

کورس ۱۵۰/ بمعہ خرچ

ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی کراچی۔37 FS 150/10 ملیر

انصاف آئل ملز ریلوے روڈ گجرات

پروپرائیٹر چوہدری محمد ارشد ہنجرا

فون: 04331 - 4943

خالص سونے اور چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

الکریم گولڈن ورکس غوثیہ بازار کلاس والا

ضلع سیالکوٹ

پروپرائیٹر: عطاء الکریم

فون دوکان: 71 P.P.

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز

بہتر تشخیص ✣ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

فون: 34134

یہاں پر موٹر وائنڈنگ، فرج، ایئرکنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے

نیز ڈش اینٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

الیکٹرو فرج

دوکان نمبر 4 بلاک نمبر 91 المصطفےٰ مارکیٹ

آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/1

اسلام آباد

پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان

فون: 051-254619

گردے کی ہر بیماری کا علاج قدرتی جڑی بوٹیوں سے ممکن ہے۔ تحقیق اور محنت نے ثابت کیا ہے کہ گردے کے مایوس ترین مریضوں کو جڑی بوٹیوں سے صحت مند کیا جا سکتا ہے۔

فضلِ مولیٰ شفاخانہ

H-39 گارڈن کالج روڈ

راولپنڈی شہر

حکیم محمد حفیظ حکیم

LCS

LIBRA

Communication Systems

We Specialize In:

* Motorized Remote controlled World Dish Antenna Systems.
* CCTV, MATV, SMATV, for hotels, flats, colonies and guest houses.
* Hi-tech Satellite equipment and audio visual aids.
* Automatic Gates, Electronic Door Locks, Video Intercoms and PABX's
* Hifi Stereo CD and Laser disk players, TV and VCR

We Also Do Annual Maintenance Contracts For Existing Systems

11 - Warraich Plaza, opp: Capital Park,
F-10 Markaz, Islamabad.

Ph: (051) 292396
FAX: (051) 292396

یوم قدرت ثانیہ کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو

مبارکباد

فینسی زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

فون: دکان: 592316

گھر: 586297-67068

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے ساتھ

اللہ کے پیار کے رنگ

ایک اللہ کے پیارے جن کی بہت باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ان کو سبھی جانتے ہیں۔ میں تعارف کیا کراؤں گا۔ لیکن آیئے دیکھے ایک نامور شخصیت ان کے متعلق کیا کہتی ہے۔ سر سید احمد خاں نے حضرت مولانا حکیم نورالدین (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) کو ایک خط میں یوں مخاطب کیا" آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل بڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے۔ مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے۔ پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے۔ جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟ سردست میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ افسوس کہ سوال کے آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا.... اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں۔ کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہو جاتا ہے" (خط محررہ 8۔ مارچ 1897ء)۔ یہ تو حضرت مولانا کے تقویٰ اور تبحرّ علمی کی بات اور یہ محض ایک ہلکا سا تعارف تھا اس عظیم ہستی کا جن کے علم و فضل کی قدر ہر اس عالم نے کی جو ان کے قریب آیا۔ حضرت امام جماعت اول کلام الٰہی کے عاشق، علم و فضل میں یکتا تھے مگر ان کا ایک بہت ہی نمایاں پہلو ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے نتیجے میں ان کا توکل تھا۔ ایک عالم سٹیج پر کھڑے ہو کے بڑی گہری۔ فلسفیانہ اور عالمانہ باتیں کر کے سامعین کو متاثر کر سکتا ہے۔ لیکن کیا وہی علم اس کے اندر رچ بس بھی گیا ہے۔ کیا وہ جو کرتا ہے اس پر عمل پیرا بھی ہے؟ کیا اسے اس ذات سے' تعلق اور گہرا تعلق ہے' جس کی قربت کا وہ دعوے کرتا ہے؟ اس کی ٹوہ لگانے کے لئے اس کی ذاتی زندگی کا مشاہدہ کرنا پڑے گا۔ اس کے اندر جھانکنا ہو گا۔ اس کی زندگی کے حادثات و واقعات کو بنظر غور دیکھنا ہو گا۔ اس لئے آیئے ہم کچھ عرصہ کے لئے حضرت حکیم مولانا نورالدین (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) کے ہم سفر بن جائیں اور انہیں قریب سے دیکھیں۔ شاید یہ سفر کچھ لمبا ہو جائے کیونکہ ان کی زندگی کے ہر واقعہ میں ایک سبق ہے مگر آپ کو لطف آئے گا اس متوکل انسان کی صحبت میں چند گھڑیاں گزار کر۔ جس کا اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق تھا کہ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کس پیارے انداز میں اپنے پیارے پہ پیار نچھاور کرتا رہا۔ اور وہ بارہا ایسے انعامات کی لذت سے لطف اندوز ہوئے۔ آیئے دیکھیں یہ پیار کے رنگ۔

آپ کے اوائل عمر سے کئی سفر علم کی طلب اور عالم کی تلاش میں ہوئے۔ آپ ایک ایسے ہی سفر پر روانہ ہوئے۔ نہ جیب میں پیسہ نہ سامان میں توشہ دان۔ مگر طلب علم ہے کہ اکساتی چلی جا رہی ہے۔ تین روز ہو گئے کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ ایک خانہ خدا میں (عبادت) ادا کرنے کو داخل ہوئے۔ عبادت ادا کی اور نمازی عجب شان بے اعتنائی سے ایک ایک کر کے رخصت ہوئے۔ اور آپ پھر اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اتنے میں کسی نے باہر سے بڑے زور سے پکارا۔ "نورالدین۔ نورالدین۔ یہ کھانا آ کے جلد پکڑ لو" آپ باہر گئے تو ایک برتن میں بڑا پر تکلف کھانا سجا ہوا۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ کس نے بھیجا۔ کون لایا۔ کیونکہ فرمایا "مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے" سیاہ رات۔ چھوٹا سا گاؤں۔ نہ کوئی دوست نہ واقف۔ کون کر سکتا ہے مہمان نوازی۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور اس کا ثبوت یہ ملا کہ جب آپ کا چند روز بعد پھر ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے اس خانہ خدا میں ان خالی برتنوں کو جو آپ نے کھونٹی سے لٹکائے تھے' ابھی تک مالک کا منتظر پایا۔ اور اس طرح آپ کو ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا موقعہ ملا۔

اس متوکل انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ایک اور رنگ ملاحظہ کیجئے۔ آپ نے طالب علمی میں بڑے چاؤ سے دو صدریاں (واسکٹیں) بنوائیں۔ جن میں سے ایک کسی نے چرالی۔ آپ نے دعا "ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کی طرف ہی لوٹنا ہے" پڑھی اور بڑے ہی چاؤ سے سلوائی ہوئی دوسری واسکٹ کسی حاجت مند کو پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ کو یقیناً یہ ادا پسند آئی ہو گی۔ اور پھر یوں ہوا کہ ایک امیر صاجزادے کو ایک خطرناک بیماری کے سلسلہ میں کسی طبیب کی تلاش ہوئی۔ قرعہ فال آپ کے نام نکل آیا۔ آپ نے ایک دوا تجویز کی جس کی ایک ہی خوراک سے اسے افاقہ ہوا۔ اس پر اس نے قیمتی لباس اور بہت سے روپے احسان مندانہ انداز میں ارسال کر دئے۔ آپ فرماتے ہیں "میرے پاس اتنا روپیہ ہو گیا کہ (-) فرض ہو گیا۔" کہاں ایک صدری کا کسی غریب کو دینا اور کہاں اس کے بدلے قیمتی۔ لباس اور بہت سی نقدی کا مل جانا' یہ ہے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا ایک انداز۔ ایک چھوٹی قربانی اور اس کا بے بہا انعام۔ مگر اس کے لئے جس کی نیت نیک ہو' اس کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ سے تعلق باندھا ہو۔

جب آپ مکہ تشریف لے گئے اور بیت اللہ پر نظر پڑی تو آپ نے دعا مانگی۔ "الٰہی میں تو ہر وقت محتاج ہوں۔ اب میں کون کون سی دعا مانگوں۔ بس میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ جب میں ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو تو اسے قبول کر لیا کر۔" اور پھر قبولیت دعا کے نظارے آپ نے ساری عمر مشاہدہ کئے۔ مگر ہماری تنگ دامنی کہاں ان سب کو سمیٹ سکتی ہے۔ آیئے کچھ جھلکیاں دیکھیں۔

کشمیر۔ جنت نظیر کی کسی وادی میں سے آپ تین ساتھیوں کے ساتھ گزر رہے تھے پیدل سفر۔ لمبا سفر۔ جسم بھوک اور تکان سے نڈھال۔ بھلا ایسے میں دلفریب نظارے کہاں تسکین قلب و جاں کا باعث ہو سکتے ہیں۔ آپ کے ساتھی بھوک سے بے حال ہو رہے ہیں ان کی زبان پہ حرف شکایت بھی آیا اور آپ کی آزمائش کا خیال بھی گدگدانے لگا۔ "نورالدین جو کہتا ہے' میرا خدا کھلاتا ہے آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح کھلاتا ہے۔" بظاہر ایک مشکل امتحان۔ نہ آبادی نہ انسان' جنگل ہی جنگل۔ وہ سوچ رہے ہوں گے کہ دیکھیں کیسے آسمان سے من و سلویٰ اترتا ہے اور شاید وہ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ جنبش ہوئی۔ دو شتر سوار تیزی سے آپ کی طرف بڑھے اور کہا کہ انہوں نے ہرن شکار کئے۔ خوب کھائے مگر بہت سا کھانا بچ گیا۔ پراٹھے وہ گھر لائے تھے اور یہ سب کچھ انہوں نے آپ کو پیش کر دیا۔ جنگل میں پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت' کیا شاندار دعوت کی اللہ میاں نے۔ آپ کے ساتھ دنگ مگر مسرور۔ وہ قائل ہوئے اس بات کے کہ واقعی اللہ حضرت نورالدین کو خود کھلاتا ہے۔

ایک اس سے بھی ایمان افروز واقعہ سنئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ گورداسپور تشریف لے چکے ہیں۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اور حضرت مولانا نورالدین کو گورداسپور پہنچنے کا ارشاد ملتا ہے' آقا کا ارشاد ملے اور خادمان اس کی تعمیل میں تاخیر کریں یہ تو ممکن ہی نہیں۔ اس لئے اسی وقت بٹالے کے لئے چل دئے۔ حضرت شیخ صاحب کے دل میں خیال آیا کہ مولانا نورالدین صاحب اکثر فرمایا کرتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ وعدہ ہے کہ جنگل بیابان میں بھی ان کے رزق پہنچنے کے سامان ہو جائیں گے" دیکھئے آج کیا گزرتی ہے۔ کیا آج وہ بھی عنایات کا مشاہدہ کر سکیں گے۔ کیا آج وہ بھی اللہ کے پیار کا رنگ دیکھ سکیں گے؟ بہرحال بٹالے میں جماعت کے مہمان خانے میں قیام پذیر ہوئے۔ ابھی حضرت مولانا لیٹے ہوئے ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی وارد ہوا۔ آپ کے متعلق دریافت کیا۔ اور عرض کی کہ وہ ایک ریلوے کا ٹھیکیدار ہے اور بجری کی گاڑی کے ساتھ روانہ ہونے والا ہے مگر آپ کو کھانا پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور پھر اس کا نوکر پر تکلف کھانوں سے بھرا ہوا۔ سجا ہوا تھال لے کر حاضر ہو گیا۔ رزق پہنچا۔ وافر اور اعلیٰ کھانا اور ایک اجنبی کی معرفت۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے وعدہ پورا ہوا اور بڑی شان سے۔ مگر آج اللہ تعالیٰ اپنے پیارے سے پیار کی ایک اور جھلک ان کے ساتھی کو دکھلانا چاہتا تھا۔ سو اسی شام اس کا ایک اور رنگ نظر آیا۔ ریلوے ویٹنگ روم میں شیخ صاحب نے حضرت مولانا کا بستر کھولا تا آپ آرام فرما لیں۔ اور دیکھتے کیا ہیں۔ خدا کے وعدے کا ایک اور ثبوت۔ بستر کھولا تو اس میں دو پراٹھے اور قیمہ کاغذ میں لپٹے ہوئے نکل آئے۔ کہاں سے آئے یہ کس نے رکھے؟ حضرت شیخ صاحب جان گئے اور خاموش ہو گئے۔ یہ تو ایک اور پیار کا رنگ تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو کھلاتا ہے اور بار بار کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ کے دینے کے انداز نرالے ہیں کتنے خوبصورت تھے وہ لوگ۔ کتنے خوب سیرت' پاک باطن' تقویٰ شعار' اور کتنا پیار تھا انہیں اپنے رب سے کہ وہ کریم انہیں بار بار لطف و کرم سے نوازتا۔ یہ سب ثبوت ہیں اس تعلق کے جو ایک باخدا انسان کو اپنے خدا سے ہوتا ہے' آپ نے خود اس کی طرف اشارہ کیا۔ " اللہ تعالیٰ کا نورالدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا۔ کیا کوئی بادشاہ بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے" یہ وہی دعا تھی جس کی قبولیت کے نشان آپ نے ساری عمر دیکھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے چاہنے والوں کی شہ رگ سے بھی قریب ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف ان کی دعائیں سنتا ہے بلکہ ان کی خواہشیں' ان کی ضرورتیں بھی بن مانگے پوری کرتا ہے۔

آیئے پھر اس متوکل انسان کے ہمرکاب ہو جائیں' آپ کے والد صاحب کی وفات ہوئی۔ آپ کے بھائی نے مکان پہ اپنے خصوصی حق کا ذکر کیا آپ نے اسی وقت مکان چھوڑ دیا۔ اب نہ رہنے کی جگہ نہ مطب کی کوئی صورت' ایک جگہ پہ آپ نے عمارت شروع کروادی۔ مگر اس میں مشکل مراحل آئے۔ میونسپلٹی کو اعتراض ہوا۔ ڈپٹی کمشنر خود موقعہ کے معائنہ کے لئے پہنچ گیا۔ مگر آپ کے جوابات سے اتنا متاثر ہوا کہ نہ صرف تعمیر کی اجازت دے دی بلکہ قریبی نالہ پہ سرکاری خرچ پہ بند باندھنے کا حکم بھی دے دیا۔ یہ بھی تائید ایزدی تھی۔ بہرحال مکان بننا شروع ہوا اور آپ 1200 روپے کے مقروض ہو گئے۔ اسی اثنا میں آپ نے دہلی دربار جانے کا ارادہ کیا۔ اب کیفیت وہی کہ جیب خالی۔ لمبا سفر درپیش مگر یہ مگر یہ متوکل بزرگ ایک دفعہ ارادہ کر کے بدلنے کے قائل نہیں۔ قدم آگے بڑھا کے پیچھے ہٹانا نہیں جانتے۔ دوران سفر کپڑے میلے ہو گئے۔ جہلم میں ایک دوست کے ہاں پھینکے۔ انہوں نے اپنے پیش کر دئے۔ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو پورے پندرہ آنے جو کہ جہلم سے لاہور کا کرایہ تھا۔ لاہور سے دہلی کا سفر تو زیادہ اخراجات کا طالب تھا۔ لہٰذا نے اس کی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے صحت اچھی

دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لادیں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کیے جاتے ہیں

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ

سعید ڈیزل لیبارٹری

وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ۔ **ملتان** پروپرائیٹر: سعید خان الملانی

SUZUKI

ڈیلر: سپیئر پارٹس، سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی ٹائر و ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں، مرمت کی سہولت بھی موجود ہے۔

ایم کاشف آٹوز اینڈ انجنیئرز

بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ۔ ملتان فون دفتر 32971 / 73497 فیکس 92-061-520882

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات

تحدیث نعمت

ملنے کا پتہ

طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور

فون: 631 1931 - 636 6931

Ph: PP 72669

ZIA GARMENTS
& Variety Centre

ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY

Children Imported Garments

SHOP NO. D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET GORDEN COLLEGE ROAD,
RAWALPINDI

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF

SURGICAL, DENTAL,
VETERINARY INSTRUMENTS
& SCISSORS
ALL SORTS.

JOLLY & COMPANY

chief Executive:
MUNIR AHMED JANJUA

Tel: (0432) 66534 - 67654
Fax: 0092 - 432 - 554170
Tlx: 46351 U.B.L. PK. ATTN: **JOLLY**

P. O. BOX 1182, RORAS ROAD
SIALKOT - PAKISTAN.

ذائقہ
بناسپتی

خالص جیسے ماں کا پیار

خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر .....

خواجہ عبدالرحمان کمشن ایجنٹ

ڈسٹری بیوٹر: **ذائقہ بناسپتی گھی**

نمک منڈی راولپنڈی

فون: دوکان 051-556842
051-72551
رہائش 051-428735

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجب صورت پیدا کر دی۔ ایک پادری، جنہوں نے طبی مشورہ طلب کیا، آپ کے لئے ٹکٹ لے آئے۔ اور اس طرح آپ سہولت اور بغیر کسی تردد کے دہلی پہنچ گئے۔ یہاں ایک اور حسین اتفاق ہوا، آپ کے ایک دوست منشی جلال الدین صاحب نے آپ کو پہچان کر نوکر بلانے کو بھیجا۔ دوست بضد کہ ان کے ہاں ٹھہریں۔ آپ کے پاس نہ ٹھکانہ نہ کوئی اور انتظام مگر ایک دوست کا احسان لینے کو تیار نہیں۔ آپ نے ٹالنے کی کوشش کی مگر وہ بضد ہوئے اور آگے ایک لمبی داستان۔ آخر آپ کے دوست کامیاب ہوئے اور آپ ان کے ہاں فروکش ہو گئے۔"

ایک منزل تو ملی۔ لیکن ابھی تو 1200 روپے قرض کی ادائیگی باقی ہے۔ میزبان کو یہ معلوم ہوا کہ آپ گھر سے بعجلت روانہ ہوئے تو انہوں نے گھر بھجوانے کے لئے پانچ سو روپے پیش کر دئے۔ آپ دوست کے تو ممنون ہوئے مگر خلوت میں قدرے متعجب بھی۔ قرض تو بارہ سو کا تھا مگر مل رہے ہیں فقط پانچ سو روپے۔ کہیں غلط جگہ تو نہیں آ گئے۔ مگر کچھ ہی دنوں بعد میزبان کو خیال آیا اور بغیر کسی اشارہ یا تحریک کے انہوں نے خود ہی پورے سات سو روپے آپ کی خدمت میں پیش کر دئے۔ وارے۔ وارے جائیں اس اللہ میاں کے کہ قرض بھی اتر رہا ہے اور اس کا سامان گھر سے سینکڑوں میل دور کیا جا رہا ہے، اللہ نورالدین (اللہ کے درجات بلند کرے) سے وعدہ پورا ہوا اور ایک عجیب انداز سے۔ آپ نے ایک خط، جو نواب محمد علی خان صاحب کو لکھا گیا میں ارشاد باری (اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہ ہو گا) کا حوالہ دے کر تحریر کیا "یہ نابکار خاکسار راقم الحروف متقی بھی نہیں۔ ہاں متقی لوگوں کا محب ہے اور پورا محب۔ مجھے بھی بمقام مالیر کوٹلہ بڑی ضرورتیں پیش آئیں اور قریب قریب اڑھائی ہزار کے خرچ ہوا۔ مگر کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ شاید دو تین سو سے کچھ زائد کا آپ کو پتہ نہ ہو گا۔ مگر باقی کا علم میرے مولیٰ کریم کے سوا کسی کو بھی نہیں۔ حتیٰ کہ میری بی بی کو بھی نہیں۔"

اور اب جو بی بی یعنی آپ کی اہلیہ محترمہ کا ذکر آ گیا تو اس ضمن میں بھی ایک واقعہ سن لیجئے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ آپ جماعت کے امام قرار دئے جا چکے ہیں۔ آپ کو اپنی فکر نہیں مگر خیال ستا رہا ہے کہ یتیموں۔ بیواؤں کی مدد کے لئے 300 روپے درکار ہیں وہ کہاں سے آئیں گے۔ جیب اتنی خالی کہ گھر کے خرچ کے لئے بھی پیسہ نہیں۔ ذرا تصور تو کیجئے جماعت کے امام کی کیفیت۔ وہ ایک بڑی جماعت کے سربراہ ہیں۔ مگر جیب خالی۔ حتیٰ کہ گھر کی دال روٹی کا سامان بھی میسر نہیں۔ مگر اللہ مسبب الاسباب ہے۔ جس نیک آدمی نے اللہ پہ توکل کیا اسے نوازتا ہے، چٹھی رساں آیا اور 300 روپے کا ایک ایسے شخص کا ارسال کردہ منی آرڈر لایا، جس کو آپ جانتے نہیں تھے۔ مطلوبہ رقم تو اللہ نے بھیج دی۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ اس اللہ کے بندے کے خرچ کرنے کا انداز کیا تھا۔ آپ نے وہیں بیٹھے بیٹھے تقریباً ساری رقم بیوگان اور یتیموں میں تقسیم کر دی۔ کسی کو بیس روپے۔ کسی کو پچیس باقی فقط پانچ روپے رہ گئے تو وہ اپنی اہلیہ محترمہ کو دیتے ہوئے فرمایا "لو بیوی! تم بھی موج اڑا لو۔" دوسروں کا حصہ بیس پچیس روپے اور گھر والوں کو وہ تھوڑی سی رقم جو بچ گئی۔ گویا غریب اور بیوہ مقدم اور گھر والے مؤخر۔ جس نے دیا اسی کے بندوں کو سب کچھ لوٹا دیا۔ اپنا اللہ مالک ہے۔ کیا قناعت ہے۔ کیا استغنا۔ کیا بے غرضی۔ کیا قربانی!

آپ جموں کشمیر کے مہاراجہ کے شاہی طبیب تھے۔ انہوں نے آپ کی بہت قدر و منزلت کی، لیکن شاہی دربار تو خوشامدیوں اور حاسدوں سے پر ہوتے ہیں۔ یہاں تو خود غرضی اور نفسا نفسی کا منظر ہوتا ہے گویا "دوست یہاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت" برادران یوسف کی طرف دوسروں کو اندھے کنوئیں میں دھکیلنے کے منصوبے جنم لیتے ہیں۔ یہاں بھی یہی ہوا۔ اور آخر ایک روز مہاراج نے آپ کو فارغ کر دیا۔ سامان باندھا جا رہا ہے مگر جیب میں اسے منزل مقصود تک پہنچانے کو بھی رقم نہیں، قرض خواہ بھی یہاں موجود مگر قرض چکانے کو تو بھاری بھر کم جیب چاہئے اور یہاں یہ قطعی خالی۔ مگر آپ ٹھہرے ایک متوکل انسان اور ایسا متوکل۔ باخدا انسان نہ پریشانیوں سے گھبراتا ہے نہ مصائب سے دبتا ہے۔ نورالدین کے پرنور چہرے پر نہ پریشانی نہ غم۔ ایک ہندو پنساری آپ کو اکثر مشورہ دیتا کہ اتنا معقول تنخواہ۔ شاہی انعامات اس سے الگ۔ کیوں آپ ضرورت مندوں۔ حاجتمندوں میں بانٹ دیتے ہیں؟ کچھ تو اپنے لئے بھی پس انداز کر لیا کیجئے۔ شاید کوئی مشکل وقت آن پڑے۔ مگر آپ نے ہمیشہ بڑے پر یقین انداز میں جواب دیا! "ایسے خیالات لانا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے ہم پر (اللہ نے چاہا تو) کبھی مشکل نہ آئے گی۔" آج وہ پاس کھڑا اپنی "دانشمندانہ" نصیحت یاد دلا رہا ہے۔ مگر آپ آج بھی نہ اس کے مشورہ سے متاثر نہ اسے نہ ماننے پہ متاسف۔ بڑے اطمینان، سکون سے اپنے کام میں مشغول۔ نہ آج کی پریشانی نہ کل کی فکر۔ اتنے میں سرکار کا ایک اہلکار 480 روپے لے کر آتا ہے۔ یہ آخری چند دنوں کی تنخواہ تھی۔ پنساری پریشان۔ بھلا اس کی کیا جلدی تھی۔ اتنے میں ایک رانی صاحبہ کافی رقم بھجوا دیتی ہیں۔ آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھتی ہیں اور پنساری کی زمین کی طرف جھک جاتی ہیں مگر اس دنیادار کے ترکش میں ایک تیر باقی ہے۔ اور وہ وار کر دیتا ہے۔ بھلا آپ ایک لاکھ پچانوے ہزار روپے کا قرض کیسے اتاریں گے۔ اتنے میں قرض خواہ کا ملازم آن پہنچتا ہے، پنساری کی باتیں کھل جاتی ہیں۔ اب تو ہو گی حکیم صاحب کی سبکی۔ اب تو انہیں آئے گی میرے مشورے کی قدر۔ مگر ملازم تو انوکھا ہی پیغام لایا ہے۔ اس کے مالک نے کہلا بھیجا ہے کہ مولانا کو شاید اسباب پہنچانے میں دقت ہو۔ شاید انہیں رقم کی ضرورت ہو۔ سو نوکر کو ہدایت کی گئی ہے کہ جتنی رقم درکار ہو وہ دے آئے۔ اب کے تو پنساری سٹپٹا اٹھتا ہے۔ کیسے ہیں یہ لوگ۔ ان کا ایک قرض دار تقریباً دو لاکھ کی رقم ادا کئے بغیر جا رہا ہے اور وہ رقم کا تقاضا کرنے کی بجائے الٹا مزید رقم دینے کو تیار ہیں۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ بھلا اس کی سمجھ میں یہ بات آ بھی کیسے سکتی تھی۔ یہ تو اللہ اور اس کے پیاروں کا معاملہ ہوتا ہے۔ وہ بھلا کیا سمجھے کہ اللہ والوں کا کیسا تعلق ہوتا ہے اپنے خالق سے۔ اور کیا کیا انداز ہوتے ہیں اس کے پیار کے۔ کیا کیا رنگ ہوتے ہیں اس کی محبت کے، دو لاکھ روپے جو آپ مسلسل غریبوں اور مستحقوں میں بانٹتے رہے، کوئی تھوڑی رقم نہ تھی، مگر آپ متفکر نہیں، نوکری چھوٹ گئی۔ بظاہر کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ ایک دنیادار تو اسی غم میں گھل کر مر جائے کہ اتنا بڑا قرض کیسے ادا ہو گا۔ مگر آپ مطمئن ہیں۔ وہ جس نے ہمیشہ مدد کی۔ جس نے ہر ضرورت پوری کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے وہ کیا اس رقم کی ادائیگی کا انتظام نہیں کرے گا؟ اور کر دیا اس محسن نے ایسا انتظام۔ مہاراجہ نے آپ کو رخصت کر دیا مگر جلد ہی احساس ندامت ابھرا۔ اور اس نے آپ کی واپسی کی کوشش کی مگر آپ ایسے آقا کے در پہ دھونی رما چکے تھے کہ وہاں سے ایک لحظہ کو بھی علیحدہ نہ ہونا چاہتے تھے۔ آپ نے جواب دے دیا۔ مہاراجہ شرمندہ اور پشیمان، "ہائے اس زود پشیمان کا پشیمان ہونا" اس نے چاہا کہ اس داغ کو دھوئے۔ مہاراجہ نے ایک جنگل ایک ٹھیکیدار کو اس شرط پہ دیا کہ وہ آدھا منافع حضرت حکیم نورالدین صاحب کو دے گا۔ ایک سال کے بعد وہ قادیان آیا۔ اور بتلایا کہ اسے تین لاکھ نوے ہزار روپے منافع ہوا جس کا آدھا ایک لاکھ پچانوے ہزار وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ بالکل اتنی ہی رقم جتنا کہ آپ کا قرض تھا۔ آپ نے اسے ہدایت کی وہ سارا روپیہ فلاں آدمی کو پہنچا دے۔ دوسرے سال بھی وہ کوئی اتنا ہی منافع لے کر حاضر ہوا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ وہ حیران کہ پچھلے سال تو ساری رقم رکھ لی اب کے ایک پیسہ بھی لینے کو تیار نہیں۔ آپ نے اسے بتلایا کہ پچھلے سال وہ اللہ کی طرف سے تحفہ تھا۔ ایک انعام تھا جس کو وہ لوٹا نہیں سکتے تھے۔ یہ رقم اللہ نے ان کی ضرورت پوری کرنے کو بھیجی تھی۔ مگر اس سال نہ کوئی مجبوری نہ ایسی ضرورت۔ ٹھیکیدار حیران کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ روپیہ اور لاکھوں روپے ان کے ہاتھ پہ رکھے جا رہے ہیں اور وہ اسے ٹھکرا رہے ہیں۔ اسے اس کی وجہ سمجھ نہ آئی۔ بھلا وہ کیا سمجھتا اس تعلق کو جو ایک پاکباز۔ ایک متوکل انسان کو اپنے خالق۔ اپنے مالک۔ اپنے رب سے ہوتا ہے۔ وہ کیا جانتا اس کوچہ مشتاق کے طور طریق۔

آپ شاہی حکیم تھے۔ دربار میں عزت تھی۔ بڑی معقول آمدنی تھی۔ انعام و اکرام اس کے سوا، مگر سب کچھ چھٹ گیا۔ اپنے آقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اطلاع دینا اور درخواست دعا کرنا تو فرض تھا، آپ نے جو جواب بھجوایا اس کے دو جملے نقل کرنا چاہوں گا۔ آپ نے تحریر فرمایا "یہ اللہ جلشانہ کی پیار کی قسموں میں سے یہ بھی ایک قسم پیار کی ہے کہ اپنے بندے پر کوئی ابتلا نازل کرے۔" کتنی تشفی ہے اس جملے میں، کیا فلسفہ ہے ان الفاظ میں۔ کتنی لذت ہے اس پیغام میں اور کتنا لطف آیا ہو گا اس متوکل انسان کو اپنے مرشد کی یہ بات پڑھ کر۔ اسی خط کا ایک اور جملہ ملاحظہ کیجئے۔ "کیا بدقسمت وہ ریاست ہے۔ جس سے ایسے مبارک قدم، نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں۔ اور معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔" وہ ریاست آج بھی بدقسمت ہے، اور "کیا ہونے والا ہے" کا اطلاق ہم آج بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

حضرت حکیم مولانا نورالدین کے توکل علی اللہ کے ان گنت واقعات ہیں کہ ایک مختصر مضمون ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور پھر مجھے نہ قارئین کے صبر کا امتحان مقصود ہے نہ اخبار کی وسعت قلبی کا۔ اس لئے ایک ہی اور واقعہ پہ اکتفا کروں گا..... آپ کا وقت آخر ہے۔ نقاہت، کمزوری، بیماری کی پریشانی میں اکثر لوگ ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ انسانوں سے بھی شاقی اور بعض اللہ سے بھی، آپ آخری بیماری کی زد میں ہیں۔ آمدنی بھی ختم کیونکہ اس کا ذریعہ طب تھا۔ گھر سے پیغام ملتا ہے کہ ضروریات کے لئے روپیہ نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ اشارہ بھی کہ بیماری کے لئے کچھ پس انداز کر لینا چاہئے تھا۔ مگر کیا توکل ہے کیا پختہ ایمان ہے۔ کتنا یقین ہے تائید ایزدی پہ کہ فرماتے ہیں "میں روپیہ تب رکھتا جو خدا تعالیٰ پہ ایمان نہ رکھتا۔" کتنا بلند مقام ہے توکل کا۔ نقاہت، بیماری، آمدنی کی بندش، اخراجات کی زیادتی سب گھیر ڈالے ہیں۔ مگر یہاں یقین کامل ہے اللہ تعالیٰ کفیل ہے وہ آج بھی دستگیری فرمائے گا۔ اور پھر اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کا اپنی کا جلوہ دکھلاتا ہے۔ اطلاع ملتی ہے کہ ایک دوست کا ایک سو پچیس روپے کا منی آرڈر آیا ہوا ہے۔ آپ سن کے آب دیدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ شکر اور ممنونیت کے آنسو ہیں۔ فرماتے ہیں "میرا مولا ایسا بھی قادر خدا ہے۔ اس نے دکھا دیا ہے کہ وہ طب کے تعلق کو توڑ کر بھی مجھے رزق دیتا ہے۔

باقی صفحہ 18 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

CG

CITI GARMENTS &
FRANCICO VARIETY HOUSE

IMPORTED GARMENTS JEWELLERY, HOSIERY,
CHINESE DECORATION
D-2, China Market, Five Brothers Plaza College Road Rawalpindi
Phone 051 - 532298 - 72669

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں

آپ کی خدمت ہمارا نصب العین

حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل

3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد

فون دفتر 275757 219276

ٹیلیکس TLX-54592 PD, ISD

• ہر قسم کے جدید روائیتی زیورات کا مرکز
• جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں

آپ کے دیرینہ خادم نیز

ہم آرڈر پر بھی آپکی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں

فون: 04524 - 589

قمر جیولرز ربوہ
گولبازار

پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے
قدیمی احمدی جیولرز

رانا جیولرز

صرافہ بازار
بدوملہی (ضلع نارووال)

فون: دکان 108، رہائش 208
پروپرائیٹر: نصیر احمد، فرید احمد پسران سلیمان احمد

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں

شکور بھائی چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی

پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ

فون آفس: 422 گھر: 211379

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

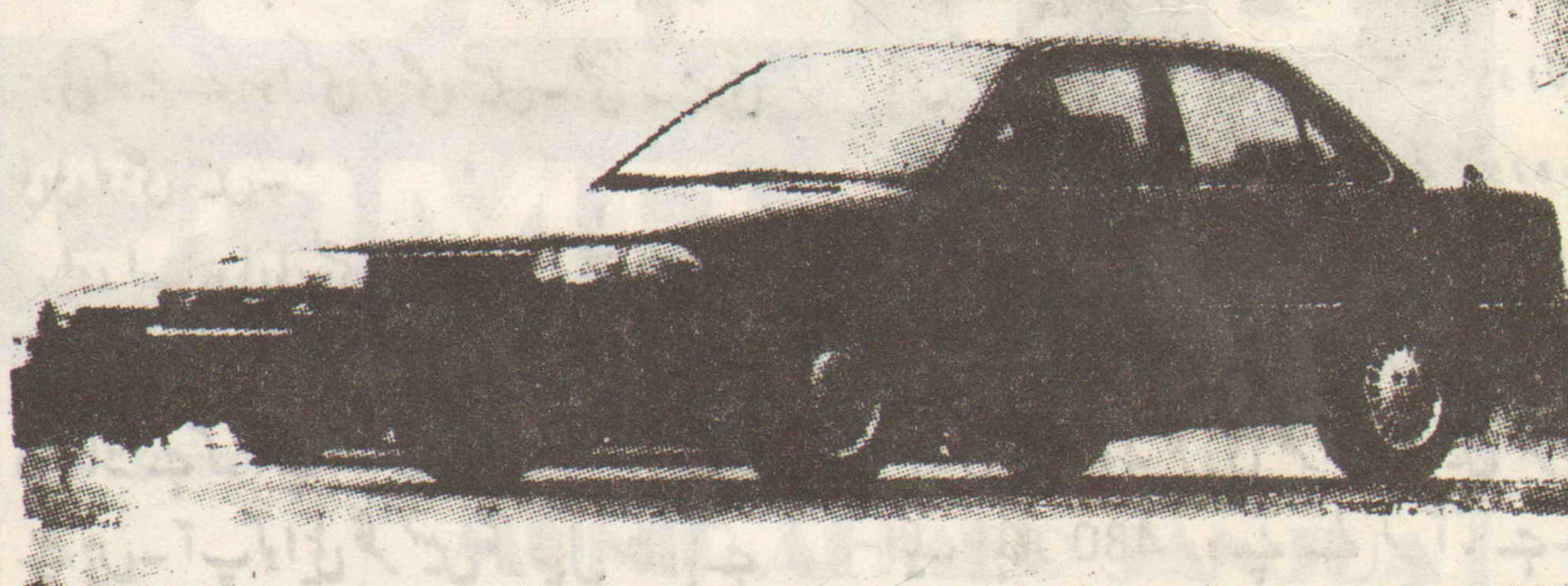

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

خدمت میں پیش پیش

ماسٹرز، ڈگری، سی ایس ایس
پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ کورس کی کتابیں
خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز، کمپیوٹر
الیکٹرونکس کی کتب رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں
اس کے علاوہ، علمی، ادبی، تاریخی کتابیں
کرایہ پر حاصل کریں

میری لائبریری

ٹین بازار صدر، عقب پرویز کلینک
راولپنڈی فون: 564533

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں

• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس

نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ

فون دکان: 211584
فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید

حضرت مولوی حکیم نورالدین کا عشق کلام الٰہی

حضرت مولانا حکیم نور الدین امام جماعت احمدیہ اول ایک عاشق کلام الٰہی تھے آپ کو ہر وقت یہی لگن تھی کہ کلام الٰہی کے حقائق و معارف بیان کئے جاویں اور لوگ زیادہ سے زیادہ ایسی مجالس میں جمع ہو کر اس کے نور سے منور ہوں چنانچہ طالب علمی کے زمانہ میں کلام الٰہی کے علوم حاصل کرنے کا شوق رہا۔ آپ نے ہندوستان کے چوٹی کے عالموں سے قرآن مجید اور حدیث کا علم حاصل کیا اس کے بعد آپ مکہ و مدینہ حصول علم کے لئے تشریف لے گئے اور مختلف اساتذہ سے استفادہ کیا۔ کلام الٰہی کے ساتھ آپ کو اس قدر لگاؤ تھا کہ گویا آپ کا دل بس اس میں اٹکا ہوا ہے۔ بچپن سے لے کر اپنی وفات تک آپ اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں لگے رہے۔ آپ مختلف بہانوں سے کلام الٰہی کا درس شروع کرتے کبھی کسی کو پڑھانے کے لئے کبھی کسی کو سکھانے کے لئے آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ بابرکت دور چلتا رہے اور احباب جماعت اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس سے استفادہ کرتے رہیں کلام الٰہی سے محبت اور عشق کے بارے میں آپ نے اپنے درسوں اور خطبات اور تقاریر میں بے شمار واقعات بیان فرمائے ہیں آپ اپنی والدہ ماجدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میری ماں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بڑے بڑے درجات عطا کرے بہت سارے بچوں کی ماں تھیں مگر وہ کبھی نماز قضا نہ کرتیں۔ ایک چادر پاک صاف صرف اس لئے رکھی ہوئی تھی کہ نماز کے وقت اسے اوڑھ لیتیں۔ نماز پڑھ کر معاً اوپر کھونٹی پر لٹکا دیتیں (کلام الٰہی) کا پڑھنا کبھی قضا نہ کیا بلکہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں (کلام الٰہی) سنا اور اور پھر ان سے میں نے پڑھا۔

(بدر 14 دسمبر 1911ء ص 3)

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے میری والدہ پر انہوں نے اپنی زبان میں عجیب عجیب طرح کے نکات (کلام الٰہی) مجھ کو بتائے

(بدر 17۔ اپریل 1913ء ص 7-8)

حفظ آپ کو ریاست جموں میں ملازمت کے دوران ایک سفر پر پیش آیا آپ دوران سفر سپرنگ لگنے سے زخمی ہو گئے چنانچہ آپ نے یہ سفر ایک پالکی میں طے کیا اور آپ نے اس ایک مہینہ میں چودہ پارے یاد کر لئے۔ جموں کی ملازمت کے دوران آپ کو مہاراجہ کے خاص خدمتگاروں کو (کلام الٰہی) سنانے کا موقعہ ملا۔ ان میں بعض بے حد متاثر ہوئے اور کہا کہ یہ بڑی دلربا کتاب ہے اور اس پر حضرت مولوی صاحب کا متاثر کن سنانے کا انداز بہت ہی خوب تھا۔

مہاراجہ جموں و کشمیر آپ کی نیکی اور تقویٰ سے اس قدر متاثر تھے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ نے آپ سے کلام الٰہی پڑھنے کی درخواست کی جس پر آپ نے مہاراجہ کو پندرہ پارے پڑھائے جموں میں بھی آپ درس دیا کرتے تھے اور لوگ ذوق شوق سے آکر شامل ہوا کرتے تھے اس سلسلہ میں مولوی تاج الدین صاحب سابق ناظم دار القضاء نے بیان کیا کہ مولوی غلام قادر صاحب نے جو رشتے میں میرے ماموں ہوتے تھے۔ اور اہل حدیث فرقہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے سنایا کہ مولوی نور الدین صاحب کا درس سننے کے لئے میں جموں جایا کرتا تھا۔

(تجلیات نور ص 170)

حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں آپ کے درس کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت غلام احمد صاحب جالندھر سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قادیان پہنچے اور آپ کے درس کا آنکھوں دیکھا حال ان الفاظ میں بیان کیا۔

"ہم بیت اقصیٰ کو چلے گئے۔ عصر ہو چکی تھی درس شروع ہونے والا تھا۔ عصر ادا کی اور درس میں شامل ہو گئے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب اینٹوں کی طرف جو مینارہ کے لئے جمع تھیں پیٹھ کر کے بیٹھ گئے۔ صحن بیت اقصیٰ کے ارد گرد احمدی احباب کلام الٰہی ہاتھوں میں لئے بیٹھے تھے.........پارہ دوم کے ثلث کے قریب کا حصہ جس میں طلاق کا ذکر ہے آپ نے خاص پیرایہ میں ایک رکوع تلاوت فرمایا جو سننے والوں پر ایک خاص اور عجیب اثر پیدا کر رہا تھا۔ پھر معارف بیان کرنا شروع کئے۔ ہم وعظ تو سنا کرتے تھے مگر یہاں اور ہی سماں تھا۔ ہمارا دل تو کھینچا گیا۔ میں نے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہی شخص حضرت بانی سلسلہ ہیں اس نے کہا کہ یہ تو مولوی نور الدین ہیں اس پر میں اور بھی خوش ہوا کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے بے نظیر ہوں گے"

(رفقائے احمد جلد دہم ص 79-80)

امامت کے پہلے سال 1908ء میں آپ بیت مبارک میں اعتکاف بیٹھ گئے ہیں ..... مولانا کی فیض رساں طبیعت اس خلوت میں بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے کلام الٰہی سنانا شروع کیا صبح سے ظہر تک اور پھر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام تک اور عشا کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہیں مشکل مقامات کی تشریح فرما دیتے ہیں سوالوں کے جواب بھی دیتے جاتے ہیں یہ نہ تھکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے۔

(بدر 22۔ اکتوبر 1908ء)

درس کے لئے ایک کمرہ کی خواہش

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کو چونکہ سب سے زیادہ مرغوب چیز درس کلام الٰہی تھا اس لئے آپ یہ چاہتے تھے کہ درس کے لئے ایک ہال تیار کروا لیا جائے تا آئندہ ہمیشہ اس میں درس ہوتا رہا کرے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو جب حضرت صاحب کی اس خواہش کا علم ہوا تو آپ نے اس کام کے لئے روپیہ فراہم کرنا اور ہال تعمیر کروانا اپنے ذمہ لے لیا۔ مگر بجائے اس کے کہ کوئی الگ ہال تعمیر کروایا جائے حضرت صاحب کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ موجودہ بیت اقصیٰ میں ہی ایک بڑا کمرہ تیار کرا لیا جائے جو درس کے کام بھی آسکے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں ہال کمرہ بنایا گیا۔

(حیات نور ص 595)

بیماری کے ایام اور درس

مصنف حیات نور نے ان ایام کا نقشہ یوں کھینچا ہے جب آپ جنوری 1914ء کے شروع میں بیمار ہوئے تو باوجود بیماری اور کمزوری کے حسب معمول بیت اقصیٰ میں تشریف لے جا کر ایک توت کے درخت کا سہارا لے کر درس دیتے رہتے۔ گو رستہ میں چند مرتبہ ناتوانی کی وجہ سے مقام بھی کر لیتے تھے۔ جب کمزوری بہت بڑھ گئی اور بیت کی سیڑھیوں پر چڑھنا دشوار ہو گیا تو بعض دوستوں کے اصرار پر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع فرما دیا۔ ان ایام میں آپ نقاہت کی وجہ سے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لاتے تھے۔ اور اس طریق پر واپس تشریف لے جاتے تھے۔ مگر جب ضعف اور بھی بڑھ گیا اور دوسروں کے سہارے بھی چلنا مشکل ہو گیا تو اپنے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب کے مکان میں درس دیتے رہے اور آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی۔ کہ کھڑے ہو کر درس دیا جائے۔ مگر آخری دو تین ہفتے جب اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور ڈاکٹروں نے درس بند کر دینے کا مشورہ دیا تو فرمایا کہ (کلام الٰہی) میری روح کی غذا ہے اس کے بغیر میرا زندہ رہنا محال ہے لہٰذا درس میں کسی حالت میں بھی بند نہیں کر سکتا غالباً انہی ایام کا ذکر کرتے ہوئے الفضل لکھتا ہے۔

ضعف کا یہ حال ہے کہ بغیر سہارے کے بیٹھنا تو درکنار سر کو بھی خود نہیں تھام سکتے۔ اس حالت میں ایک دن فرمایا کہ بول تو میں سکتا ہوں خدا کے سامنے کیا جواب دوں گا درس کا انتظام کر دیں میں (کلام الٰہی) سنا دوں۔

(الفضل 18۔ فروری 1914ء)

یہ آپ کی بیماری کے آخری ایام کا حال ہے ضعف نقاہت کے باوجود درس کا اس قدر ذوق شوق اللہ اللہ جبکہ چند دنوں کے بعد آپ کی وفات ہو جاتی ہے۔

آخری وصیت اور محبت کلام الٰہی

آپ نے 4 مارچ 1914ء کو عصر کے قریب لیٹے لیٹے اپنے جانشین کے بارے میں وصیت فرمائی جس میں دوسرے امور کے علاوہ آخر پر یہ فقرہ بھی لکھا (کلام الٰہی) و حدیث کا درس جاری رہے والسلام نور الدین۔

(4 مارچ 1914ء)

آپ کے درس کی اہمیت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظر میں

آپ کے درس کے سلسلہ میں حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں حضرت (بانی سلسلہ) .... بار بار مجھے فرمایا کرتے تھے کہ (-) صاحبزادہ صاحب ان سے (کلام الٰہی) پڑھا کرو اور ان کے درس میں بہت بیٹھا کرو اور سنا کرو۔ اگر تم نے دو تین سیپارے بھی حضرت مولوی صاحب سے سنے یا پڑھے تو تم کو (کلام الٰہی) سمجھنے کا مادہ اور (تشریح) کرنے کا ملکہ ہو جائے گا۔ یہ بات مجھ سے حضرت (بانی سلسلہ) .....نے شاید پچاس مرتبہ کی ہو گی"۔

(تذکرہ........ جلد اول 234 از پیر سراج الحق نعمانی صاحب)

کلام الٰہی سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں

میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے (کلام الٰہی) کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔ اس سے بڑھ کر کوئی کتاب پسند نہیں یہ کافی کتاب ہے۔

(حقائق...... جلد نمبر 3 ص 342)

کلام الٰہی سے محبت

مجھے (کلام الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا منیر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

½5 تا ½7 بجے شام

ہومیو پیتھک اور یونانی ادویات

نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا

تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے

• ہمدردانہ مشورہ

• بہترین تشخیص

• مناسب علاج

لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ

حکیم نصیر احمد تنویر ڈاکخانہ روڈ حافظ آباد

لقمان نصیر ناصر D.H.M.S

فون دکان 0438-520411

رہائش 0438-2195

بشیر گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: دوکان 211806 رہائش 211883

مہر پرنٹنگ پریس

بلال مارکیٹ - عقب جی ٹی ایس اڈا

سرگودہا روڈ گجرات

پروپرائیٹر: ملک نادر حسین

فون: 04331-521357

شٹر گیٹ ۔ چینل گیٹ ۔ گرل ۔ ریلنگ ۔ پائپ ونڈوز وغیرہ وغیرہ

النور سٹیل ڈیکوریٹرز

آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4

عقب بلیو سٹار ہوٹل اسلام آباد

مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد

فون: 051-256158

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز

رؤف کمشن شاپ

تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجر خان

فون: دکان: 0571-2924

گھر: 0571-2048

ڈیلرز: سام سنگ، تومیز، SONY ٹی وی - فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین، ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی اس کے علاوہ تمام الیکٹرانکس کی مصنوعات معیاری اور سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔

انعام الیکٹرونکس

بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان

پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ

فون: آفس 0571-510086، 0571-510140

رہائش: 0571-2868

نیو کلر فرنیچر ڈیکو پینٹرز

قریشی مارکیٹ ریلوے روڈ گجرات

جنرل آرڈر سپلائرز کنٹریکٹرز

پروپرائیٹر: انتظار حسین - کاشف صدیق

ویڈیو گیمز کا کاروبار کرنے والے حضرات مفید مشورہ حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

ڈیلرز: پی سی بورڈ - ٹی وی مانیٹر - پاور سپلائی - ویڈیو گیمز سیل اینڈ سروس

احمد الیکٹرونکس

گول چکر ساہیوال

پروپرائیٹر ایم ابرار احمد

فون دوکان - 0441-62766

• معیاری سلائی جدید ترین فیشن کے مطابق

• عمدہ کپڑے کی مکمل ورائٹی

• دوسرے شہروں وممالک کیلئے پارسل سروس کی سہولت

سپر ٹیلرز اینڈ فیبرک ہاؤس

دوکان 1 بلاک 6-B

سپر مارکیٹ اسلام آباد

زیرنگرانی: (کینیڈین تجربہ کار)

محمد منور ملک

فون 051-810585

فیکس 051-828767

ہر قسم کی آفسٹ اور بلاک کی لکھائی اور سٹمپ بنوانے کیلئے تشریف لائیں

مسٹر پنٹر mp

27 - الفلاح عسکریہ پلازا

کمیٹی چوک - راولپنڈی

پروپرائیٹر: محمد اکرم

فون: 051-501882

WE DEAL IN ALL KIND OF TEXTILE PARTS

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES

14 - TAIMOUR ROAD

CHOWK SHAHEEDAN MULTAN

Ph: 33633, 583512

Fax: 583512

• فرج • فریزر

• کوکنگ رینج

• گیزر

• واشنگ مشین

• ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی

فون: 451030، 420958

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون: 6325511، 6330334

جائیداد کی خرید و فروخت کرایہ پر لین دین، ہوم منٹی نینس (پینٹ، الیکٹرک، سینٹری اور وڈ ورک کا منفرد ادارہ) کیلئے تشریف لائیں۔

• آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد میں دکانوں کی آسان اقساط پر بکنگ جاری ہے۔

• نیز جائیداد انوسٹمنٹ کیلئے رجوع کریں۔

ڈان پراپرٹی سنٹر

فاروق پلازہ ڈبل روڈ F/15 مرکز اسلام آباد

پروپرائیٹر: ملک عبدالستار

فون: 051-851238، 051-290396

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی کتاب پسند آئی۔

(بدر 18۔ جنوری 1912ء)

کلام الٰہی کی ہر بار نئی جلوہ گری

میں جب (کلام الٰہی) پڑھتا ہوں تو اسے نئی شان میں پاتا ہوں اس کے بعد کوئی کتاب آنے والی نہیں۔ بس وہی نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

(حقائق...... جلد 3 ص 107)

حصول راحت کا ذریعہ

میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ (کلام الٰہی) سے بڑھ کر راحت بخش کوئی اور کتاب اور اس کا مطالعہ نہیں ہے..... مجھے یہ اس قدر محبوب ہے کہ میں بار بار اس کا تذکرہ کرنا۔ اس کا پیارا نام لینا اپنی غذا سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے ابھی تک میں نے اس مضمون پر جو میں نے شروع کیا تھا۔ کچھ بھی نہیں کہہ سکا یہی وجہ ہے کہ بعض آدمی میرے اس قسم کے طرز بیان کو پسند نہ کرتے ہوں مگر میں کیا کروں میں مجبور ہوں۔ اپنے عشق کی وجہ سے بار بار اپنے محبوب کے تذکرہ سے ایک لذت ملتی ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔

"خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے (کلام الٰہی) مانگوں گا تاکہ حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی (کلام الٰہی) پڑھوں پڑھاؤں اور سنوں"

(تذکرہ..... جلد اول ص 246 از پیر سراج الحق نعمانی)

آپ نے فرمایا مجھے (کلام الٰہی) سے محبت ہے اور بہت محبت ہے (یہ) میری غذا ہے میں سخت کمزور ہوتا ہوں (کلام الٰہی) پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے۔

(الحکم جلد 15 - 1911ء - 27/29 ص 9)

میری دولت میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے (کلام الٰہی) نکال کر لے جاویں

(حقائق... جلد 3 ص 76)

تین لفظوں سے مذہب کا رد

اپنی بات بتاتا ہوں جس قدر مذہب ہیں میں نے ان کو ٹٹولا ہے ان کو پرکھ کر دیکھا ہے کلام الٰہی کے تین تین لفظوں سے میں ان کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔

(حقائق... جلد نمبر 4 ص 502)

(کلام الٰہی) کے ساتھ مجھ کو اس قدر محبت ہے کہ بعض وقت تو حروف کے گول گول دوائر مجھے زلف محبوب نظر آتے ہیں اور میرے مونہہ سے (کلام الٰہی) کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور میرے سینہ میں (کلام الٰہی) کا ایک باغ لگا ہوا ہے۔ بعض وقت تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ کس طرح اس کے معارف بیان کروں۔

(بدر 19۔ اکتوبر 1911ء)

محترم ڈاکٹر عبید اللہ خانصاحب بٹالوی جو بہت مخلص اور احمدیت کے فدائی بزرگ تھے اپنی عمر کے آخری سالوں میں آپ کا اکثر حصہ بیت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں گزرا اور عبادات میں آنے والے احباب کو آپ حضرت بانی سلسلہ اور حضرت حکیم نور الدین اور سلسلہ احمدیہ کے تاریخی واقعات سنایا کرتے تھے۔ خاکسار کو بھی ان کی مجلس میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب سابق سوداگر مل نے "حیات نور" میں ڈاکٹر صاحب کا بیان ان الفاظ میں دیا ہے۔

حضرت مولانا حکیم صاحب کو (کلام الٰہی) سے اس قدر عشق تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کہیں سے (تزکیہ) کی رقم بھی مجھے مل جائے تو میں اس سے بھی صحیح اور خوبصورت (کلام الٰہی) چھپوا کر مستحقین میں تقسیم کردوں۔

اپنی امامت کے آخری ایام میں آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ اپنے فرزند میاں عبدالحی صاحب سے روزانہ دو پارے سنا کرتے تھے۔

نیز آپ جنت اور جنت کی نعماء کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نور الدین سے پوچھے کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے تو میں تو یہی کہوں کہ مجھے (کلام الٰہی) دیا جاوے۔

(حیات نور ص 321)

کلام الٰہی کا ادب اور اس کے لئے غیرت محترم قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے (کلام الٰہی) پر دوات رکھ دی۔ آپ اس کی اس حرکت کو دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا میاں اگر تمہارے منہ پر کوئی شخص گوبر اٹھا کر مار دے تو تمہیں کیسا برا لگے یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے ہمیشہ اس کا ادب ملحوظ رکھا کرو اور اس کے اوپر کوئی چیز نہ رکھا کرو۔ سب سے بالا یہی کلام رہنا چاہئے وغیرہ وغیرہ بہت دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔

کلام الٰہی مخدوم ہے خادم نہیں
مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز ربوہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کلام الٰہی کے اندر اپنے خط وغیرہ رکھ لیتے ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اس کو سخت ناپسند کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ (کلام الٰہی) مخدوم ہے خادم نہیں۔

(حیات نور ص 683)

ریویو آف ریلیجنز نے آپ کی وفات پر ایک طویل شذرہ لکھا جس میں آپ کے عشق کلام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا فرقہ ذکور گریاں ہے کہ ہائے وہ بوڑھا تجربہ کار (کلام الٰہی) سنانے والا .... اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گیا۔

یہ آسمانی انسان زمین پر رہتا تھا لیکن اس کا تعلق آسمان سے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ٹوٹتا تھا۔ اس کو چلتے پھرتے لیٹتے بیٹھتے ہر گھڑی خدا کی یاد و محبت کا زندگی بخش جام سرشار رکھے رہتا تھا۔ خدا کی کتاب اس کی محبوب اس کا ذکر اس کی غذا تھی۔ (کلام الٰہی کے کلمات) میں اسے دلربا خد و خال نظر آتے اور اس کتاب کے معانی میں اسے چشمہ حیوان کے حیات جاوید بخشنے والے پانیوں کا ذخیرہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کی زندگی ہی (کلام الٰہی) تھی اور جب اس کی عمر طبعی کا پیمانہ لبریز ہونے کو تھا تو خدائے حی وقیوم کے ہاں سے بھی ختم (کلام الٰہی) کی مبارک ساعت آگئی

(مارچ 1914ء)

ایک مخالف اخبار کے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات اور سلسلہ احمدیہ کے مستقبل کے بارے میں تبصرہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سر کٹ چکا ہے ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی (بیت الذکر) میں (کلام الٰہی) سنایا کرے۔

"سو خدا کرے یہی ہو کہ میں تمہیں (کلام الٰہی) سنایا کروں"

(بدر 7 جنوری 1909ء)

اعتراض کا جواب بھی دیا تو کس شان سے کہ خدا کرے۔ میں تمہیں (کلام الٰہی) ہی سنایا کروں اور حقیقت بھی یہی ہے (کلام الٰہی) کے سوا اور ہے کیا جس کی تعلیم کی ضرورت ہو۔

ایک ممتاز صحافی کے تاثرات مارچ 1913ء میں امرتسر کے معزز صحافی معروف ناولسٹ ایم اسلم صاحب قادیان تشریف لائے انہوں نے قادیان میں جو دیکھا اس کا نقشہ اپنے الفاظ میں بیان کیا اس میں سے صرف حضرت مولوی صاحب کے متعلق اپنے خیالات اظہار یوں کیا ہے۔

"مولوی نور الدین صاحب نے جو بوجہ مرزا صاحب کے نائب ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسلّمہ پیشوا ہیں۔ جہاں تک میں نے دو دن ان کی مجلس وعظ و درس (کلام الٰہی) میں رہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا۔ مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصتاً للہ کے اصول پر نظر آیا کیونکہ مولوی صاحب کا طرز عمل ریاء منافقت سے پاک ہے اور ان کے آئینہ دل میں صداقت (دین حق) کا ایک ایسا زبردست جوش ہے جو معرفت توحید کے شفاف چشمے کی وضع (کلام الٰہی کی تشریح) کے ذریعہ ہر وقت ان کے بے ریا سینے سے ابل ابل کر تشنگان معرفت توحید کو فیضیاب کر رہا ہے (کلام الٰہی) کی صادقانہ محبت جیسی کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی یہ نہیں کہ تقلیداً ایسا کرنے پر مجبور ہے نہیں بلکہ وہ ایک زبردست فیلسوف انسان ہے۔ اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تنقید کے ذریعہ (کلام الٰہی) کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے"

(بدر 13 مارچ 1913ء ص 6)

سر سید احمد خاں کی نظر میں آپ کا مقام

سر سید احمد خانصاحب آپ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کہ جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟ سر دست میں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ سوال آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا۔ مگر ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدت شہود کے مقر اور وحدت وجود میں ساکت تھے۔ اس لئے اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نور الدین ہو جاتا ہے۔

(سید احمد علی گڑھ 8۔ مارچ 1897ء حیات نور ص 222)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑان شریف کا خراج تحسین

حضرت مولوی صاحب اگست 1894ء میں بہاولپور اور سندھ تشریف لے گئے نواب صاحب بہاولپور بیمار تھے حضرت خواجہ صاحب نے نواب صاحب کو حضرت مولوی صاحب کو

باقی صفحہ 18 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

O

ہے مری زندگی میں سوز بھی ساز
نغمہ پرور ہوئی مری آواز

عشق ان کا چھپا تو یوں لیکن
دونوں آنکھیں تو میری ہیں غماز

میری رگ رگ میں بھر گیا ہے سرور
اے محبت ہو تیری عمر دراز

کوئی کیا جانے بھید اس دل کا
ہے مری زندگی کا یہ اک راز

دل مرا بج رہا ہے مثلِ رباب
یہ ہے اس کی نگاہ کا اعجاز

میں اداؤں کا اس کی خادم ہوں
بن گیا اس کے واسطے میں ایاز

میرا دل کیا ہے ایک کنجشک ہے
ہے نظر اس کی تیز تر از باز

عشق میں رہ گیا ہوں میں تنہا
اب نہیں کوئی بھی مرا دمساز

گوہر اب چپ رہو کہ سنتے ہیں
کوئی لینے کو آ رہا ہے راز

جو نظر آئے پاکباز تمہیں
اس کے دامن پہ جا کے پڑھ لو نماز

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

O

علم کی شہ پر سما تا بہ سمک جاتا ہوں
جب حقیقت نہیں پاتا تو بھٹک جاتا ہوں

جب مظالم کا ہو چرچا تو بھڑک جاتا ہوں
جانے کیا جوشِ خرد سوز میں بک جاتا ہوں

دھیان میں رہتا ہے ہر لحظہ تکلّم ان کا
بات کرتے ہوئے اکثر جو بہک جاتا ہوں

ہمنشیں بھی مری خوشبو سے مہک اٹھتے ہیں
ان کی خوشبو سے کچھ اس طرح مہک جاتا ہوں

رشکِ افلاک ہے یہ خاک نشینی میری
عرشِ اعظم پہ بہ اندازِ مَلک جاتا ہوں

روشنی دل کی مرے ساتھ ہی جلتی ہے سدا
محفلِ غیر میں بھی جا کے چمک جاتا ہوں

چوٹ پڑنے سے کُھلا کرتے ہیں جوہر میرے
میں تو ہیرا ہوں تراشو تو چمک جاتا ہوں

دلنشیں کتنا ہے اندازِ کلامِ مختار!
شعر استاد کے سن سن کے پھڑک جاتا ہوں

مضمحل ہو گئے اس درجہ قویٰ میرے سلیمؔ
اب تو دو چار قدم چل کے بھی تھک جاتا ہوں

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب-یوسف سہیل شوق

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اور دعا

ضمیمہ اخبار بدر قادیان 26- اگست 1909ء میں حضرت امام جماعت الاول کا یہ ارشاد درج ہے-

"یہاں قادیان میں پچھلے دنوں طاعون پھیلنے لگا- میں نے خدا کی جناب میں نہایت تضرع سے دعا کی کہ ابھی تیری چھوٹی سی جماعت ہے- اب تو اس جماعت میں اس درجہ کا دعا کرنے والا بھی نہیں- پس تو اپنا فضل کر میں دیکھتا ہوں کہ طاعون معاً چلا گیا- جو بیمار تھا وہ بھی اچھا ہو گیا- یہ تضرع کا نتیجہ ہے-"

"ہے اس کے سوا کون؟ ہے جو کیمیاوی ترکیب سے یا کسی کل کے ذریعے بیج سے اتنا بڑا درخت لگا دے؟

میں نے ایک مشکل وقت یہی دعا کی تھی کہ جو دانہ سے گٹھلی سے اتنا بڑا درخت بنا دیتا ہے تو مجھے بھی بار آور کر"

دعا کے بارے میں نصائح

"اس زمانے میں تمہارے لئے دعا کا میدان وسیع اور خالی ہے-

1- بعض خدا کے منکر ہیں-2- بعض خدا کو مانتے ہیں مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہیں- 3- بعض دعا کے قائل ہیں مگر اسباب پرستی میں منہمک ہیں- پس تم کامل امید- کامل یقین- کامل مجاہدہ سے دعا میں لگے رہو اور دعاؤں میں لفظ رب کا بہت استعمال کرو-"

"یہ بات خوب یاد رکھو کہ کبھی اپنی طرف سے مباحثہ کی ابتدا نہ کرو اور اپنے علم پر مغرور نہ ہو جاؤ بلکہ جب چاروں طرف سے بات گلے پڑ جاوے تو اس وقت دعا کرے کہ میرا علم- میری قدرت- میری عقل ناقص ہے- تو ہی اپنے فضل سے میرا معین و ناصر ہو- میں پچاس سال سے تجربہ کر رہا ہوں- اسی طرز میں ہمیشہ کامیاب ہوا ہوں-"

"قربانی کے لئے تین راہیں ہیں- 1- استغفار-2- دعا- 3- صحبت صلحاء- انسان کو صحبت سے بڑے بڑے فوائد پہنچتے ہیں- صحبت صالحین حاصل کرو- قربانی کے لئے تین دن ہیں پر روحانی قربانی والے جانتے ہیں کہ سب ان کے لئے یکساں ہیں- میں تمہیں وعظ تو ہر روز سناتا ہوں- خدا عمل کی توفیق دیوے-"

"جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی مقابل خدا کے نام سے دعا کرے-"

"یہ ہم نے تم کو بارہا نصیحت کی ہے- جب کسی شہر میں جانے لگو تو داخل ہوتے وقت دعا مانگو- فرماں بردار ہو کر شہر میں داخل ہو-"

"ایک واقعہ صحیح سناتا ہوں- یہاں ایک شخص آیا- کشمیر میں ملازم تھا- حضرت صاحب سے بیعت کی- بیعت کر کے کہنے لگا- جواب میں گناہ کروں تو خدا کی جو مرضی ہے سزا دے لے- وہ تو یہ کہہ کر چلا گیا- مگر میرا دل کانپ اٹھا- آخر ایک معمولی حیلہ سے اس کے پاس تین ہزار جمع ہو گیا- پھر ایک شخص کی گواہی دیتے ہوئے کہنے لگا- کہ یہ رشوت لیتا ہے- میں خود اپنی معرفت اس کو دلاتا رہا ہوں- جس پر ایک مقدمہ قائم ہو گیا- یہاں اس نے بڑے عجز و الحاح سے دعا کے لئے لکھا- حضرت صاحب نے فرمایا دعا کے لئے دل توجہ نہیں کرتا- ابتلاء معلوم ہوتا ہے- یہاں تک کہ وہ تین ہزار بھی مقدمہ ہی میں خرچ ہو گیا- اور اخیر قید کا حکم ہوا- اس وقت کہنے لگا- معلوم ہوتا ہے خدا ہی کوئی نہیں- نہ کوئی دعا ہے نہ فقیر- (عبادت) بھی چھوڑ دی- دہریہ ہو گیا- اس وقت اس رات کو خواب آیا کہ تو تو کہتا تھا کہ اب کوئی گناہ کروں تو خدا جو چاہے سزا دے لے- مگر اب ایک معمولی سزا ہی سے خدا سے منکر ہو بیٹھا- اس وقت وہ اٹھا اور بہت استغفار کی (-) (عبادت کی) اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا- کسی نے اسے مشورہ دیا کہ نظر ثانی کراؤ- کہنے لگا نہیں- اب تو خدا پر چھوڑ دیا ہے- اس کے رشتہ دار نے نظر ثانی کرائی- مدعی اتنے میں مر گیا- عدالت نے فیصلہ دیا- چند امور تنقیح طلب باقی ہیں- مدعی مر چکا ہے اس لئے اسے رہا کر دیا جائے-

دیکھا وہ شدید العقاب بھی ہے- مگر اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرے تو غفور الرحیم بھی ہے-

حضرت ابراہیم کی دعا

"دعاؤں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے- ان کے نتائج عرصہ دراز کے بعد بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن (صاحب ایمان) کبھی تھکتا نہیں- (کلام الٰہی) میں دعاؤں کے نمونے موجود ہیں- ان میں سے ایک ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے- وہ اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کرتے ہیں (اے ہمارے رب ان میں سے رسول بنا) اس دعا پر غور کرو- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا روحانی خواہشوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کے تعلقات' بنی نوع انسان کی بھلائی کے جذبات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے' وہ دعا مانگ سکتے تھے کہ میری اولاد کو بھی بادشاہ بنادے مگر وہ کیا کہتے ہیں اے ہمارے رب میری اولاد میں انہی میں کا ایک رسول مبعوث فرما- اس کا کام کیا ہو؟ وہ ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور اس قدر قوت قدسی رکھتا ہو کہ وہ ان کو پاک و مطہر کرے اور ان کو کتاب اللہ کے حقائق و حکم سے آگاہ کرے اسرار شریعت ان پر کھولے-

پس یہ ایسی عظیم الشان دعا ہے کہ کوئی دعا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور ابتدائے آفرینش سے جن لوگوں کے حالات زندگی ہمیں مل سکتے ہیں' کسی کی زندگی میں یہ دعا نہیں پائی جاتی- حضرت ابراہیمؑ کی عالی ہمتی کا اس سے خوب پتہ چلتا ہے- پھر اس دعا کا نتیجہ کیا ہوا اور کب ہوا- عرصہ دراز کے بعد اس دعا کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ جیسا انسان پیدا ہوا اور وہ دنیا کے لئے ہادی اور مصلح ٹھہرا- قیامت تک رسول ہوا- اور پھر وہ کتاب لایا جس کا نام قرآن ہے اور جس سے بڑھ کر کوئی رشد نور اور شفا نہیں-"

یہ ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت اور رب العالمین اللہ جل شانہ کے حضور مانگی ہے- اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اس کے ثمرات کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعے ایک دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے- جس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے- تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قویٰ کی پرورش ہوتی ہے- عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان مزین ہوتا ہے- ویسے ہی ہماری روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا- اے اللہ اپنی ربوبیت کی شان سے ایک رسول ان میں بھیجیو کہ (-) انہی میں کا ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری (اپنی نہیں) باتیں پڑھے اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کو سمجھا اور سکھلا بھی دے- پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت' جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکّی اور مطہر بن جاویں- تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے- اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں- اس دعا کی قبولیت کس طرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اسی دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم فائدے اٹھاتے ہیں-"

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات دعائیں کیں (-) 1- اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمانبردار بنالے-2- ہماری اولاد میں سے ایک فرمانبردار جماعت جو دوسرے کے لئے امام ہو- بنا-3- ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا- اس میں تنبیہ ہے اس بات کی طرف کہ کوئی من گھڑت طریق مقبول نہیں ہے-4- اور ہماری فرمانبرداری میں جو غلطیاں یا کمزوریاں ظاہر ہوں- ان سے درگزر فرما-5-6-7- اور پھر ان میں ایک رسول مبعوث کر جو ان کو کتاب اور پختہ باتیں سکھائے اور ان کا تزکیہ کر-

"میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں- تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے اور یہی دعائیں تمہارے کام سنواریں گی-"

"بڑے سے بڑے زبردست دشمن کے مقابلہ میں خدا کی پناہ میں آجانا بڑی بات ہے- ہر مشکل کے وقت دعا سے کام لو- دعا کے یہ معنے نہیں کہ اسباب مہیا نہ کریں- بلکہ جس قدر اسباب اپنی طاقت سے مہیا کر سکتے ہیں- وہ تو کر لیں- مگر چونکہ کئی باریک در باریک امور ہوتے ہیں اور کئی عجیب مواقع جو کامیابی میں سد راہ ہو جاتے ہیں- اس لئے دعا کی جاتی ہے- نیز صحیح اسباب مراد مندی کا علم بھی خدا کے فضل ہی پر موقوف ہے- میں نے بڑے بڑے گھمسان کے مباحثوں میں جہاں میں تن تنہا تھا اور ہزاروں مخالف ہی مخالف اس (-) کے جلوے دیکھے ہیں-"

"دو (افراد) کا ذکر سناتا ہوں- ایک (-) میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا- آخر ایک دن مجھے کہا- معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا علم ہے جو آسائش کی تمام راہیں آپ کے لئے کھلی ہیں اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے- میں نے کہا- عمل تسخیر کیا ہوتا ہے خدا نے تو فرما دیا کہ (-) سارا جہان تمہارے لئے مسخر- اس سے بڑھ کر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے- انسان کو چاہئے کہ دعا کرے- دعا کی عادت ڈالے- اس سے کامیابیوں کی تمام راہیں کھل جائیں گی- میری یہ بات سن کر وہ ہنس دیا- اور کہا- یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں- کوئی عمل تسخیر بتلاؤ- ایک اور (-) تھا- اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا- میں نے اسے سمجھایا- تم لوگوں کی تعلیم ابتدا ہی سے ایسی ہوتی ہے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر اس پر اعتراض- پھر اس اعتراض پر اعتراض- اس طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے- اس سے کچھ اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے کہ کسی کے سمجھانے سے کچھ نہیں سمجھتے- میں تمہیں ایک راہ بتاتا ہوں- بڑے اضطراب سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو- اس نے بھی یہی کہا کہ یہ تو جانتے ہیں-

غرض دعا سے لوگ غافل ہیں حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیوں کی جڑھ ہے- دیکھو (کلام الٰہی) کی ابتداء بھی دعا ہی سے ہوتی ہے- انسان بہت دعائیں کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے- دکھی ہے تو شفا ہو جاتی ہے- غریب ہے تو دولت مند- مقدمات میں گرفتار ہو تو فتحیاب- بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے- (عبادت) سے غافل ہے تو اسے ایسا دل دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت میں مستغرق رہے- اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے- کاہلی- سستی ہے تو اس سے یہ بھی دور ہو جاتی ہے-

غرض ہر مرض کی دعا- ہر مشکل کی مشکل کشا یہی دعا ہے-"

"انبیاء علیہم السلام کس طرح فتح مند ہوتے ہیں- ان کا سرّ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعا کرتے ہیں (-)...... یہ دو باتیں کھلتی ہیں- ایک تو یہ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی ذات کس قدر غنا میں پڑی ہوئی ہے کہ وہ انبیاء جن کے مبارک وجود کی خاطر بعض اوقات تمام ملک کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ اس کے حضور میں عاجزی سے گڑگڑانے کے محتاج ہیں اور دعا کی احتیاج سے خالی نہیں۔"

"اگر کوئی بدی ہو تو اس کے لئے عمدہ تدبیر سوچتے رہو۔ کہ یہ بدی کس طرح دور ہو۔ بدیوں کے دور کرنے کے لئے باریک در باریک تدابیر ہیں۔ منجملہ ان کے ایک دعا ہے۔"

"ہمیشہ ایمان پر ثابت رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ایک بزرگ اپنے حالات میں لکھتے ہیں کہ مجھے مباحثات میں ایک زبردست دلیل سوجھی کہ محسوسات سے غیر محسوسات پر دلیل پکڑنی چاہئے۔ اور اس طرح کئی مباحثات جیتے۔ ایک دن چھت پر لیٹے تھے ستاروں پر نظر جا پڑی۔ خیال آیا کہ یہ ستارے جس قدر مجھے چھوٹے محسوس ہوتے ہیں کیا واقعہ میں بھی اتنے ہی ہیں۔ عقل نے جواب دیا نہیں۔ جب امر حسّی خلاف واقعہ نکلا تو میں بہت گھبرایا۔ یہاں تک کہ بارہ سال ہی مخمصہ میں رہا۔ آخر اللہ کی طرف رجوع کیا تو اس نے انشراح صدر بخشا۔

میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ حق پہچاننے کا یہی ایک معیار ہے کہ خدا تعالیٰ سے تڑپ تڑپ کر دعا مانگے اور متشابہات (جن کے معنے اس پر نہیں کھلے) محکمات (جو اس کے لئے صاف ہیں) کی تابع کرے۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو حوالہ بخدا کرے اور دعا کرے (-) اللہ تعالیٰ ضرور تسلی کی راہ نکال دے گا۔"

بقیہ صفحہ 15

علاج کے لئے بلوانے کی تحریک کی تھی۔ نواب صاحب کے علاج کے بعد آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت خواجہ صاحب نے بذریعہ تار حضرت (بانی سلسلہ) سے حضرت مولوی صاحب کے ٹھہرنے کی اجازت حاصل کر لی اور خواجہ صاحب نے کہا دراصل تو ہم آپ سے ملاقات کرنا اور (کلام الٰہی) کے معارف سننا چاہتے تھے علاج تو آپ کو بلانے کا بہانہ تھا۔ غرض (کلام الٰہی) کا درس شروع ہو گیا۔

حضرت خواجہ صاحب نے پادری عبداللہ آتھم کے مباہلہ کے سلسلہ میں حضرت صاحب کو جو خطوط لکھے اور متفرق ذکر فرمایا ان میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔ یہ مولوی نورالدین وہ بلا ہے جسے ہندوستان میں علامہ کہتے ہیں۔

(اشارات فریدی جلد نمبر3 ص43-44)

حضرت مولوی صاحب کے عشق کلام الٰہی کے مضمون کو آپ کے آقا و مطاع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے آپ کے قلب صافی سے نکلے ہوئے پر معارف الفاظ پر ختم کرتا ہوں آپ حضرت مولوی صاحب کے عشق (کلام الٰہی) بارے میں فرماتے ہیں۔

آپ کو قرآنی دقائق کے استغراق اور حقائق (کلام الٰہی) کے خزانوں کی اشاعت میں عجیب ملکہ حاصل ہے۔ بے شبہ (-) اپنی شان اور پاک طینتی کے مطابق (-) ایک بے مثال وجود ہیں جس کے ایک لمحہ سے انوار کی لہریں بہتی اور ایک ایک رشحہ سے فکروں کے مشرب پھوٹتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ خیر الواہبین ہے۔ آپ نخبتہ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین ہیں لوگ آپ کے آب زلال سے پیتے اور آپ کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں آپ ابرار اخیار اور (ایمان والوں) کا فخر ہیں ....پس آپ خدام دین کے سردار ہیں اور میں آپ پر رشک کرنے والوں میں ہوں.....

ان کے دل میں (کلام الٰہی) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ایسی محبت میں کسی اور کے دل میں نہیں دیکھتا۔ آپ (کلام الٰہی) کے عاشق ہیں (-) آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں پس آپ ان نوروں کے ساتھ (کلام الٰہی) کے وہ دقائق دکھاتے ہیں جو نہایت بعیدہ پوشیدہ ہوتے ہیں آپ کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ خیر الرازقین ہے خدا تعالیٰ نے آپ کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و بصارت والے ہیں اور آپ کے کلام میں وہ حلاوت و طلاقت ودیعت کی گئی ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور آپ کی فطرت کے لئے خدا تعالیٰ کے کلام سے پوری مناسبت ہے خدا تعالیٰ کے کلام میں بے شمار خزانے ہیں جو اس بزرگ جوان کے لئے ودیعت رکھے گئے ہیں..........

میں دیکھتا ہوں کہ مہمانوں کی طرح آپ پر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے جب کبھی آپ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتے ہیں تو اسرار کے قلعے کھول دیتے لطائف کے چشمے بہا دیتے۔ عجیب و غریب پوشیدہ معارف ظاہر کرتے دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتے اور حقائق کی انتہا تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتے ہیں۔

آئینہ کمالات..........ص584 تا 589

نوٹ حضرت مولوی صاحب کے معارف (کلام الٰہی) جو آپ اپنے درس / خطبات تقاریر مضامین اور کتب میں بیان فرماتے رہے یہ علمی خزانہ الحکم بدر۔ الفضل۔ پیغام صلح۔ تشحیذ الاذہان۔ ریویو آف ریلیجنز۔ رسالہ تعلیم الاسلام نور۔ فاروق۔ احمدی وغیرہ اخبارات رسائل میں گزشتہ 80 سال سے محفوظ مگر ایک عام احمدی کی نظروں سے اوجھل تھا اس علمی خزانہ کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے 4 ضخیم جلدوں میں حقائق... کے نام سے یکجا کر دیا ہے احباب اس روحانی مائدہ کو حاصل کر کے اس سے استفادہ کریں۔

بقیہ صفحہ 3

ایثار اور خدمات دین میں وہ عجیب شخص ہے اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا ہے اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا ہے جو ہر ایک رضا پر اور اولاد و ازواج پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے مال اور جانیں صرف کرتے ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری سے زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ شخص رقیق القلب، صاف طبع، حلیم، کریم اور جامع الخیرات، بدن کے تعہد اور اس کی لذات سے بہت دور ہے بھلائی اور نیکی کا موقع اس کے ہاتھ سے کبھی ضائع نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ (-) دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے اور اپنی جان کو بھی (-) صرف کرے اور وہ ہر ایک بھلائی کے پیچھے چلتا ہے اور وہ مفسدوں کی بیخکنی کے واسطے ہر ایک سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے حق میں کی گئی تمام دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ اپنے قرب خاص سے نوازے اور اپنی لامنتہائی رحمتیں اور برکتیں ہر لحظہ آپ پر نازل فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 11

اور ایسے طور پر دیتا ہے کہ وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا" کیا پختہ ایمان ہے۔ کتنا کامل یقین اور اپنے اللہ سے کتنا گہرا تعلق۔ یقیناً بقول حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) حضرت امام جماعت اول "علم و فضل، تقویٰ و طہارت، توکل علی اللہ، اطاعت امام میں ایسا مقام رکھتے تھے جو بعض لحاظ سے عدیم المثال تھا۔" اب ختم کرتا ہوں اس مضمون کو اس خراج تحسین پہ جو ان کے پیرو مرشد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے انہیں پیش کیا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے!
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

بدیوں سے بچنے کی ایک ہی راہ

میں سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص ایمان حقیقی رکھ کر سب نبیوں کی مشترکہ تعلیم کی خلاف ورزی کیوں کرتا ہے۔ کیا کسی بھی نبی کی تعلیم ہے کہ جھوٹ بولیں، دنیا کے حریص ہوں۔ کاہل اور سست بن جائیں دھوکہ دیں حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جائیں۔ شریروں اور بدمعاشوں سے تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کو کبھی پسند نہیں کرتا اور ان تمام بدیوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہو گا۔ اگر اس طرح پر سمجھ نہیں آتا تو ایک اور راہ ہے جس پر چل کر انسان بدیوں سے بچ سکتا ہے۔ یوم آخر پر ایمان ہو۔ اگر انسان جزاء اعمال کو مانتا ہو! راسے ایمان ہو تو وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک شریف طبع انسان کو کہہ دیں کہ دو روپے دیتے ہیں دو جوتے لگا لینے دو وہ کبھی پسند نہیں کرے گا۔ پھر یوم آخر میں کب کوئی گوارا کر سکتا ہے۔ پس اس پر ایمان لا کر بدی نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک نوکر اپنے فرائض منصبی میں سستی کر کے تنخواہ پا سکتا ہے۔ ایک اہل حرفہ دھوکہ دے کر قیمت وصول کر سکتا ہے۔ ایک شخص دوست کو دھوکہ دے کر آؤ بھگت کرا سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے۔ لیکن آخرت پر ایمان ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جا کر ان اعمال کی جوابدہی کرنا ہے تو ایسا عاقبت اندیش بدی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

(خطبات نور جلد دوم ص156-155)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی توقع

صرف چندہ کی بات میں نہیں۔ ہر نیکی میں (اگر اللہ نے چاہا) جماعت انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اور جماعتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پولارائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔ فوٹوسٹیٹ۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ / پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ہوم 4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں جبوب اٹھراء 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زد جام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-

حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔

• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

فون: دوکان: 837 گھر: 212175

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

تبدیلی فون نمبرز

ہمارے تمام فون کے نمبرز تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ اب ہم سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔
5672821 - 26
FAX 568 - 1892

آپکی تمام سفری سہولت کے لئے ہم کوشاں ہیں۔ لطیف الرحمٰن

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
کراچی کینٹ سٹیشن

IATA

GOVT.
LICENCE NO. 1329

محمود فوٹو سٹوڈیو (رجسٹرڈ) فوٹو سٹیٹ

بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالر والہ (سیالکوٹ)

فون: 150

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج

فشار کیپسول

عہد نظام جہاں کا مشہور دواخانہ

مطب حمید (رجسٹرڈ)

پنڈی بھاٹیاں
بی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ

JAM JELLY MARMALADE

the most delicious
form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

adcom

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED

Lahore - Karachi

کارڈلیس ٹیلیفون۔ انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کا مرکز

آل الیکٹرانکس
دوکان 57 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ

فون: دوکان - 536393 راولپنڈی

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ

ہمارا شعار • خدمت • دیانت

مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 - کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ

ربوہ

فون: 212379
558

جدید ترین باسہولت

لال پمپ، کلائیمیٹ
عزیز پمپ

مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: خان سینیٹری ورکس
اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 831

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ

میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام

فون 643

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ

SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.

T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE

329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)

TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ہر قسم کے ڈسٹمپر، کمپیوٹر، ٹی وی، ڈش، سٹیبلائزر، سپیئر پارٹس، ایمپلی فائر دستیاب ہیں

سوئنگی الیکٹرانکس

بٹالہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان 211806 گھر 212065

معدہ کا السر و سوزش

معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ہم اور جلن

STOMACH ULCER CURE کا

مؤثر علاج ہے قیمت 20/-

علاوہ ازیں DIGESTIN TABS

جلن میں فوری آرام دیتی ہے۔ بہترین ہاضم

مفید و مؤثر ہے قیمت 20/-

ڈاک خرچ 2/- کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں

کیمیکو میڈیسن لیبارٹریز ہومیوپیتھک فیکٹری ربوہ

فون ہیڈ آفس، ٹی ٹی کیبل 211054

سیلز آفس 211263

جدید اور روایتی زیورات کا مرکز

انوار گولڈ سمتھ

نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ

ربوہ فون: 487

ہائی کوالٹی ڈش

اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں

احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں

بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے

بس ایک ہی نام

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 211274

آزمودہ

گارنٹی شدہ

بیرون ربوہ کیلئے خصوصی رعایت ہماری ترجیحات میں شامل ہے

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام

• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ

نیز ریسیور، ایل این بی، فیڈ ہارن، کنیکٹر اور ڈش انٹینا سے متعلق تمام اشیاء بارعایت خریدفرمائیں

الطاہر سیٹلائٹ سسٹم

لوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

EX: 211806

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بہترین سونے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون دوکان: 649 گھر: 212300

ہومیوپیتھک علاج کیلئے قابل اعتماد نام

اوقات کار: صبح 8½ تا 12 بجے، شام 4½ تا 8 بجے

فرحت کلینک (ہومیو) اقصیٰ چوک صادق مارکیٹ ربوہ

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے

کا ربوہ میں

طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

خواتین کیلئے خاص دوائیں

• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔

• نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔

• سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔

مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: 211538

ناصر کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

ہمارے ہاں وول کاٹن، سلک، صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیڈیز جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد

فون: دوکان: 434

گھر: 211244

میٹرک پاس حضرات / خواتین کیلئے باعزت روزگار کا سنہری موقعہ

الیکٹروہومیوپیتھی کے یکسالہ کورس (F.M.E.H) میں داخلہ شروع ہے

(طریقہ تدریس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر بذریعہ خط و کتابت ہوگا)

پرنسپل النور الیکٹروہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ

607-اے پیپلز کالونی نمبر 2 عقب صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد

فون: 041-44384 فیکس: 041-713567

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

250 روپے

سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن

فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب ناصر دواخانہ

PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او

دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے

اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے

فون: 212311

معلومات کیلئے رابطہ نمبر 211911

ED

المنصور پبلک کال آفس

ریلوے روڈ ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں آفس ورک کے لئے لڑکوں کی ضرورت ہے۔

تعلیم: کم از کم میٹرک ہو

عمر: 22 تا 30 سال

پتہ برائے رابطہ

پٹہ کمانی فیکٹری

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور

فون نمبر: 274747, 271779, 270936